نمبر ۵ و ۶ || قادیان دارالامان - ۲۷ شعبان و ۴ رمضان ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۸ نومبر و ۵ دسمبر ۱۹۰۲ عیسوی بروز جمعہ || جلد ۱

البدر

اب کی دفعہ نمبر ۵ اور ۶ کا البدر ایک ساتھ شائع ہوتا ہے۔ ہمیں شک نہیں کہ ہمارے بعض احباب کے دلوں میں اس التوا اور بے نظمی کی نسبت مختلف خیالات پیدا ہوئے ہوں مگر جب انکو اصل حقیقت سے خبر ہوگی تو امید ہے کہ وہ احباب ہمیں معذور قرار دیں گے۔ نمبر ۳ اور ۴ کے التوا کے باعث تو انہی نمبروں کے ذریعہ سے معلوم ہوئے ہونگے۔ نمبر ۵ کی نمبر ۶ کے ساتھ شائع ہونیکی وجہ یہ ہے کہ خاکسار محمد افضل شہر سیالکوٹ کی عدالت میں ایک دیوانی مقدمہ میں ایک شہادت ادا کرنے کیواسطے طلب کیا گیا تھا اور ۱۹ نومبر سے لیکر ۲۵ نومبر تک وہ سفر میں رہا اور منیجر صاحب شیخ فیض علی صابر جنکی طبیعت عرصہ سے علیل تھی انکی عدم موجودگی میں علالت طبع کے باعث پوری توجہ کارگذاری میں نہ مصروف کرسکی اور ساتھ ہی کاتب کو بھی عدیم الفرصتی کی شکایت تھی چنانچہ گذشتہ اوراق نمبر کا ملاحظہ کرنیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ مختلف خطوں میں اخبار لکھا ہوا ہی یہ اصل باعث التوا کا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس میں حتی الوسع ہماری اپنی غفلت اور کسل کو دخل نہیں ہے اور ہمارا یہی خیال ہے کہ انسان اسوقت بیشک عند اللہ اور عند الناس قابل مواخذہ ہوتا ہے جبکہ وہ دیدہ دانستہ یا اپنے نفسانی اغراض کے لئے دوسروں کے حقوق کی پوری نگہداشت نکرے سو ہم خدا تعالیٰ سے اسکی پناہ مانگتے ہیں اور اپنے احباب سے پختہ وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم دیدہ دانستہ کسی ایسی شکایت کا موقعہ نہ دینگے۔

ہاں یہ امر بھی ہمارے احباب کے غور اور توجہ کے قابل ہے کہ قادیان ایک ایسا قصبہ ہے جس میں اخبار کے اجرا کے واسطے ہمیں ہر ایک ادنیٰ سے ادنیٰ شے امرتسر وغیرہ مقامات سے منگوانی پڑتی ہے اور چونکہ سردست البدر کی ابتدائی حالت ہے اور ابھی تک پورے ۵۰۰ خریدار بھی نہیں ہوئے کہ جس سے ہم یہ نتیجہ نکال لیویں کہ اگر اسمیں ہمیں منافع نہیں تو نقصان بھی نہیں ہے بلکہ ہمیں واضح طور پر کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہمیں اس میں اسطرح سے نقصان ہے کہ خواہ البدر کے خریدار ڈیڑھ سو یا دو سو ہیں مگر ہمیں بہر حال ہفتہ وار ۳۵۰ چھاپنا پڑتا ہے اور پریس وغیرہ کے روزانہ اخراجات کی زیر باری ہے۔ ہم خدا تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں اور اُسی سے مدد طلب کرتے ہیں کہ وہ ہماری تمام موجودہ مشکلات کو رفع کردیوے اور یہ امر اُسکی رحمت سے بعید نہیں ہے مگر چونکہ ہماری کارگذاری ایک دینی اور قومی خدمت کے رنگ میں ہے اس لئے ہم اسی معیوب بھی خیال نہیں کرتے کہ اپنے احمدی بھائیوں کو بار بار اسطرف توجہ دلاویں کہ وہ اسکی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور اسی نتیجہ کا حاصل ہو چونکہ البدر ایک لحاظ سے ازراں خادم احمدی قوم کا ہے اس لئے اسکی حوصلہ افزائی کیطرف ہر ایک احمدی ممبر کا ضرور خیال ہونا چاہیئے جس حالت میں دین ایک ایسی شے ہے کہ اسکی طرف عوام الناس کی توجہ بہت کم ہے تو ضرور ہے کہ اُس کے لوگوں تک پہونچانے میں حتی الوسع آسانی کی جاوے تاکہ اُسکی باتیں سننے کے واسطے لوگوں کو اسپر خرچ کرنا گراں نہ گذرے ہم کسی اہل فارس کا کیا قول نقل کریں آجتک تمام انبیاء جنہوں نے دینی خادم ہونیکا دم بھرا ہے وہ بار بار پکار کر یہی صدا دیتے رہے

لا اسئلکم علیہ مالا ان اجری الا علی اللہ کہ ہم اس دین کیواسطے تم سے کچھ طلب نہیں کرتے ہمارا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے اور اسوقت ہمارے سامنے ایک زندہ نظیر بھی موجود ہے کہ ہمارا امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام دین کی باتیں کسطرح مفت لوگوں کو بتلا رہا ہے اور کسطرح ہزارہا کتب و اشتہار آجتک لوگوں کو مفت دئے گئے ہیں ہمارے لئے یہ ایک بڑی شرم کی جگہ ہوگی کہ اگر ہم دین کی خدمت اشاعت اور تبلیغ کے مدعی بنکر ایک اجر عظیم لوگوں سے چاہیں اور دین تو خود آسانی کا نام ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر خدا تعالیٰ نے اس لئے یہ تمام قوانین وضع کئے ہیں کہ لوگ جو اپنی وضع کردہ طرز عبادات اور رسم رواج سے طرح طرح کے مشکلات میں پڑ گئے ہیں اُس سچے مذہب کے پیرو بنکر ان تمام مشکلات سے نجات پاویں غرضیکہ اسی قسم کے تمام وجوہات کو مد نظر رکھکر ہم نے اس اخبار البدر کی قیمت چار رکھی ہے اور بفضل خدا ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ اگر اسکی اشاعت ایک ہزار تک ہو جاوے تو ضرور اسکی قیمت کم کردیجاوے یا اسکے صفحوں کی تعداد بڑھا دیجاوے۔

ایک صاحب اعتراض کرتے ہین کہ اعجاز احمدی کا اردو حصہ کیون البدر میں دیا جاتا ہے ان کو اس بات کا علم نہین کہ اس کتاب کی بہت تھوڑی جلدین ایک محدود وقت مین چھپکر شائع ہوئین اور احمدی احباب مختلف مقامات اسکے لئے ترس رہے ہین

ام الصبیان یعنے مرض اٹھرا

پوست ہلیلہ - پوست بلیلہ - پوست آملہ - فلفل - دار فلفل - گیرو صندل سفید - صندل سرخ - برگ نیم - برگ مہندی - منجیٹھ - کچور اصل السوس - اجوائن - ہیرہ بھی ان سبکو باریک پیسکر ام ام (؟) ہموزن عورت ایک ایک سرخ صبح شام ہر روز کہلا دے

مورخہ ۱۶ - نومبر ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ

فجر و سیر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی اور سیر کے لیے حضرۃ اقدسؑ تشریف نہیں لے گئے۔

ظہر اسوقت حضرۃ اقدس نے تشریف لاکر کچھ عرصہ مجلس کی مولوی محمد احسن صاحب امروہی ایک نظر اعجاز احمدی پر کر رہے تھے چونکہ کتاب راتکو چھپی تھی اس لیے بعض جگہ لہو کاتب سے غلطی رہ گئی تھی اور بعض جگہ نکتہ وغیرہ لگانا یا دور کرنا رات کو اندھیرے میں رہ گیا تھا اس کے اوپر تذکرہ ہوا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ کوئی غلطی نہیں ہوا کرتی کیونکہ ساتھ ہی ترجمہ ہے اور اگر کوئی لفظ عربی ہے اور نکتہ وغیرہ کی غلطی ہے تو نیچے ترجمہ اُسکی صحت کرتا ہے اور اگر ترجمہ میں کوئی غلطی صحت سے رہ گئی ہے تو پھر اصل عبارۃ عربی موجود ہے اُس سے اُسکی صحت ہو جاتی ہے پھر نماز پڑھ کر حضرۃ اقدسؑ تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی۔

مغرب و عشاء اسوقت اعجاز احمدی کے بارے میں اور اُس کے اثر کے متعلق مختلف احباب تذکرہ اذکار کرتے رہے پھر مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے اپنا رسالہ منظوم کا مضمون سنایا پھر سید عبد اللہ صاحب عرب نے حضرۃ اقدسؑ سے دریافت کیا کہ میرے اطراف میں درد ہوتا رہتا ہے طاعون کا خطرہ ہے اگر حضور اپنا کرتہ عطا فرما دیں تو میں اُسے پہنے رہوں حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ ہم کرتہ تو دیدینگے مگر بات یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کا کرتہ نہ ہو تو پھر کوئی شے کام نہیں آتی دیکھو میں جانتا ہوں کہ گو باری تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اور میری جماعۃ کی اس ذلت کی موت سے حفاظۃ کریگا مگر رسمی مسلمان یا بیعۃ والے کا کوئی ذمہ وار نہیں ہے جب تک ہمارے ساتھ اُن کو حقیقی تقویٰ نصیب نہ ہو ایک مسلمان نے ایک یہودی کو کہا کہ تو مسلمان ہو جا اُس یہودی نے کہا کہ تو اگرچہ مسلمان ہے مگر تو کوئی عمدہ آدمی نہیں ہے اس لیے تم صرف صورۃ پر ناز نہ کرو بلکہ حقیقۃ کام آتی ہے مسلمان کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور اُسکا نام خالد رکھا گیا جس کے معنی ہیں ہمیشہ رہنے والا اور پھر اُسی دن اُسے دفن کر آئے وہ مر گیا اور خالد کا لفظ اُس کے کوئی کام نہیں آیا اسی طرح ہمیشہ انسان کے کام میں حقیقۃ اور روحانیت ہی کام دیگی میرا دل ہرگز قبول نہیں کرتا کہ ہماری جماعۃ میں جو سچا تقوی اور طہارۃ رکھتا ہے اور خدا سے اُسکو سچا تعلق ہے پھر بھی اُس کی ذلت کی موت ہو اگرچہ طاعون مختلف وقتوں میں آتی رہی ہے مگر ہر زمانہ کا حکم الگ ہے اگلے بعض وقتوں میں ایسا کوئی آدمی نہ تھا جو اسوقت تم میں بولتا ہے لیکن ایسے وقت اللہ تعالیٰ فرق کرنا چاہتا ہے اور جو شخص تنبیہ اُٹھاویگا جو خدا کے منشا کو سمجھ کر سچی تقوی اختیار کریگا وہ ضرور فرق نہ رکھے گا خدا نے ہمیں خوب سمجھا دیا ہے کہ جو لوگ سعی اور فرق کرنے والے ہیں اُن سے یہ عذاب خدا نے پھیر رکھا ہے اس لیے ایک متقی کب اس میں شریک ہو سکتا ہے اگر ہماری جماعۃ میں سے کوئی موت طاعون کی ہو تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ اُسمیں کوئی نوع غفلت کی تھی میرے وہم اور خیال میں بھی کبھی یہ بات نہیں آتی کہ خدا بد ظنی کی جاوے اور وہ مخلف الوعدہ ہو اس لیے راتوں کو اُٹھ کر رو رو کر دعائیں مانگو اور اسطرح سے اپنے ارد گرد ایک دیوار بنا لو خدا رحیم کریم ہے وہ اپنے خاص بندہ کو ذلت کی موت کبھی نہیں مارتا اگر (خدانخواستہ) کوئی ہماری جماعۃ میں سے تو وہ ذلت کی موت اُسنے ہوئی کیونکہ اگر ہم اشتہار نہ دیتے تو کسیکو اعتراض کا موقع کب ملتا مگر اب تو ہمنے خود مشتہر کیا ہے اسلیے لوگ ضرور اعتراض کرینگے پس تمکو چاہیے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو مجھ کو اُمید ہے کہ جو پیدا کر دیگا ہوگا اور جسکا دل شرارۃ سے دور نکل گیا ہو خدا اُسے ضرور بچاویگا توبہ کرو توبہ کرو مجھے یاد ہے کہ ایکمرتبہ مجھے الہام ہوا تھا اردو زبان میں آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے حقیقۃ یہ ہے کہ جو خدا کا بندہ ہوگا اُسکی طاعون نہ ہوگی اور جو شخص ضرر اُٹھاویگا اپنے نفس سے اُٹھاویگا اگر تم خدا سے صفائی نہیں کرتے تو کوئی طبیب تمھارا علاج نہیں کر سکتا اور نہ کوئی دوا فائدہ بخش سکتی ہے یہ ذمہ داری صرف خدا کا فعل ہے دل کا پاک صاف کرنا بھی ایک موت ہوتی ہے جبتک انسان محسوس نہ کرے کہ میں اب وہ نہیں ہوں جو کہ پہلے تھا تب تک اُسے سمجھنا چاہیے کہ میں نے کوئی تبدیلی نہیں کی جب اُسے معلوم ہو کہ اب میں گندی زندگی سے اور طول امل سے بہت دور آگیا ہوں تو سمجھو کہ اب میں تقوی پر قدم رکھا ہوا ہے نفس بہت دھوکے دیتا ہے بیگانہ مال کی خواہش رکھتا ہے حسد کرکے دوسرے کے مال کا زوال اور نقصان چاہتا ہے تو یہ باتیں آخری اور نفس سے نکلی ہوتی ہیں اور یہ وہی آخری وقت ہے خدا کا خوف ایسی شے ہے کہ انسان کو جنتی کر دیتا ہے۔

نماز عشاء حضرۃ گذار کر پھر شہ نشین پر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مجھے رویا ہوا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی سر سے ننگا میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا ہے اُس سے مجھ سخت بدبو آتی ہے میرے پاس آکر کہتا ہے کہ میرے کان کے نیچے طاعون کی گلٹی نکلی ہوئی ہے میں اُسی کہتا ہوں پیچھے ہٹ جا پیچھے ہٹ جا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ساتھ تفہیم الٰہی کوئی نہیں۔

۱۷ - نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی **سیر** حضرۃ اقدسؑ ۸ بجے کے قریب سیر کے لیے تشریف لائے اور قادیان کی شرقی طرف تشریف لے چلے اعجاز احمدی کا ذکر ہوتا رہا کہ یہ مخالف اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں ہاں بعض یہ کہیں گے کہ اگر ہم چاہیں تو لکھ سکتے ہیں اسپر نواب خانصاحب نے ایک ڈاکٹر صاحب کا ذکر سنایا کہ دہلی میں ایک مولوی نے اعجاز المسیح کو دیکھ کر یہی کہا تھا کہ اگر چاہیں تو ہم لکھ سکتے ہیں مگر کون وقت ضائع کرے۔ حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ یہ وہی مثال ہے کہ ایک شخص نے مشتہر کیا کہ میرے پاس ایک بکری ہے جو شیر کو بھی ہو شیر ملکہ وہ چاہے تو اسطرح گوارا نہیں کرتی ہے اُسکا حیلہ ہوتا کہ۔

پھر فرمایا کہ اعجاز احمدی کا اردو حصہ بھی ہمارے تمام رسالوں کا نچوڑ ہے مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ حضور رنگ دوسرا ہے۔ پھر فرمایا کہ ابھی کیا خبر ہے کہ ہماری جماعۃ کے کون کون پوشیدہ لوگ انکی درمیان ہیں جب وقت آویگا تو سب آ جاوینگے اسکی مثال ایک شرابی کی مثال ہے کہ وہ جب بیہوش ہوتا ہے تو سب کچھ کہتا رہتا ہے پھر جب ہوش آتی تو سنبھل جاتا ہے اسی طرح ان لوگوں کو بھی حسد اور تعصب کی شراب کی بیہوشی ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا کہ گو محمد حسین صاحب بٹالوی آخرکار ہماری جماعت میں داخل ہوں مگر ان پنجابی تصانیف اور دیگر تحریر میں جو کچھ اُنکی گت بن چکی ہے وہ صفحہ روزگار پر یادگار رہیگی حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ تمام اُنکی گت اُنکا کفارہ ہو جاویگا خدا کی شان ہے کہ جو آثار (ذلت پہنچانے کے) اُسنے ہمارے لیے تھے وہ تمام اُسپر اُلٹے پڑے خود اُسکی اپنی جماعۃ میں اُسکو عزۃ نہ رہی۔

فرمایا کہ خدا کی قدرتیں عجیب ہیں جسکو چاہے عنایت کر دے یہ تمام اُس کی لہریں ہیں انسان کی غلطی ہے کہ ادھر اُدھر ہیر مارتا ہے جسقدر وہ لینا چاہتا ہے خدا تعالیٰ قادر ہے کہ حلال ذریعہ سے پہنچا دے کوئی دوست کسی کی ایسی پاسداری نہیں کرتا جیسے وہ کرتا ہے اسکے **خلق** اسباب میں عجیب مزہ آتا ہے قتل کے مقدمہ پر نظر ڈالو کہ کسطرح اللہ تعالیٰ نے سب میں پھوٹ ڈالدی میرا تو یہ خیال ہے کہ اگر حاکم کے سامنے بھی آدمی جاوے تو اُسے ہرگز نہ کوسے کیونکہ اگر خدا کو یہ راضی کرتا ہے تو وہ خود اُسکے دلکو اُسکی طرف پھیر دیگا سب کچھ اُسی کے پنجہ میں ہے جسطرف چاہے پھیر دے اس رنگ میں ایک مزہ وجودی مذہب کا آجاتا ہے مگر اُنکا قدم ذرا آگے پھسلا ہوا ہے لیکن اگر یہاں تک قدم نہ پڑے تو پھر توحید کا بھی مزہ نہیں آتا۔

ان لوگوں کو شبہات پڑ گئے ہیں اسلیے وہ گناہ سے پرہیز نہیں کرتے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ غفلت کا حصہ رہجاتا ہے۔ اسی طرح عذاب چاہتا ہے کہ یہ لوگ سمجھ لیویں جسطرح نوح کے زمانہ میں اُسکے بیٹے نے کہا تھا کہ میں پہاڑ کی پناہ میں آ گیا ہوں اسی طرح یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ٹیکہ کی پناہ میں طاعون سے آ جاوینگے سب سے زیادہ ضروری شے **خدا کی ہستی پر یقین ہے بغیر اس یقین کے اعمال میں برکات ہرگز پیدا نہیں ہوتیں ہیں** + + + + + + + + + + +

+ + + خدا تعالیٰ نے کہا کہ چلو ذرا ہم ہی چلو چلیں اگر لوگ آج ہی توحید پر قائم ہو جاویں تو آج ہی یہ بلا جاتی رہتی ہے خدا انسان کے اعمال کو دیکھتا ہے کہ توحید پر وہ قائم ہیں کہ نہیں بہت سے عمل تو کل کے برخلاف توحید کے برخلاف ہوتے ہیں خواہ وہ کسیطرح سے لا الٰہ الا اللہ کہے مگر وہ اُسمیں جھوٹا ہوتا ہے اور یہی فسق ہے آجکل جسقدر اسباب پر بھروسا ہے اُسکی نظیر زمانہ سابق میں نہیں ملتی اگرچہ اُن وقتوں میں فسق و فجور ہوتا تھا مگر خدا کا خوف بھی دلوں میں ہوتا تھا ایکوقت آتا ہے کہ لوگ یا مسیح الخاق عدوانا کہیں گے مگر اُسوقت وہ سب ناس ہی رہجائیں گے جیسے رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا مگر ایسی توبہ ان لوگوں کو ایمان جیداں فائدہ نہیں دیتا خدا فرماتا ہے قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ اس سے طلوع الشمس من مغربہا کی حقیقۃ بھی معلوم ہوتی ہے اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ توبہ قبول نہ ہوگی بلکہ خدا اپنے فضل سے بخشے تو بخشے انکی توبہ کوئی حقیقت نہ رکھیگی یہ امر خدا کے اختیار میں ہوگا جیسے فرمایا اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ اور دوسروں کے حق میں ہے عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ

طاعون بھی مامور ہے اسکا کیا قصور جیسے اگر ایک شخص سپاہی ہو تو خواہ اُسے اپنے بھائی حقیقی کے نام وارنٹ ملے تو اُسے اسکو گرفتار ہی کرنا پڑے گا کیونکہ فرض منصبی ہے میں تو خدا کا شکر کرتا ہوں کہ لوگوں کو بیدار کرنیکا وقت اب آگیا ہے خدا کی رحمت عظیم ہے کہ اسنے آخر خود ہی ایک تازیانہ مقرر کر دیا کہ یہ لوگ غافل نہ رہیں اب یہ لوگ سالک نہ رہے بلکہ مجذوب ہو گئے کیونکہ خود خدا نے دستگیری کی۔ ہماری جماعت میں ہماری طرف سے نصائح کا سلسلہ تو جاری تھا مگر اسکا اثر کچھ کم ہی ہوتا تھا۔ اس نے طاعون کا تازیانہ چلایا کیونکہ طاعون کو دیکھ کر ان لوگوں کے دل متاثر ہونگے اور ان نصائح کو خوب موقع پر سمجھینگے اب ان لوگوں کیلئے ایک عمدہ موقع اولیا اور اصفیا بننے کا ہے ورنہ آرام کے زمانہ میں ان نصائح کا کیا اثر ہوتا۔ بعض وقت انسان مار کھانے سے درست ہوتا ہے اور بعض وقت مار دیکھنے سے۔ زنا کی سزا کی لیے بھی خدا نے کہا ہے کہ لوگوں کو دکھا کر دیجائے اسیطرح دوسروں کا تازیانہ پڑتا ہے اور ہماری جماعت دیکھ رہی ہے بہت سے آدمی تھے جنہوں نے ہماری منشا اور ارادہ کو آجتک نہیں سمجھا تھا مگر اب خدا انکو دوسروں کو تازیانہ لگا کر سمجھا رہا ہے۔ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طائفہ میں کوئی کسر ہوگی اسکی اصلاح اسطرح سے ہو جائیگی کہ وہ دوسروں کو سزا ملتی دیکھکر اپنی اصلاح کرلیں گے اور ہمیں کل مومنوں کو بھی نہیں کہا بلکہ ایک طائفہ کو کہا ہے۔

زلزلات میں خواب میں کچھ بارش ہوتی دیکھی ہے یونہی ترشح سا ہے اور قطرات پڑ رہے ہیں مگر بڑے آرام اور سکون سے۔

سرگرمی انسان کے اندر ہو تو ایمان رہتا ہے ورنہ نہیں کا خورکیا کالی مرچ اس لیے رکھتے ہیں کہ کا فورنہ اُڑے اسکی وجہ یہی ہے کہ کالی مرچ میں تیزی ہوتی ہے وہ اُسے اُڑنے سے بچا رکھتی ہے غرض پھر کچھ مختلف ذکر ہوتے ہوئے مکان قریب آگیا اور حضور السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے

ظہر عصر و عشا ظہر کے وقت حضرۃ اقدس تشریف لائے تو آپ کی طبیعت ناساز تھی اور کچھ سردی سی لگتی تھی ارشاد فرمایا کہ نمازیں جمع کر لیجائیں۔ چنانچہ ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہوئیں اور عشا کیوقت بوجہ علالت طبع حضرت اقدسؑ تشریف نہ لا سکے۔

۱۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعت ادا کی بعد نماز فرمایا کہ نماز سے کوئی ۲۰ یا ۲۵ منٹ پیشتر میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا

تبصرہ کہ اسکا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنی جو اسمیں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔ پھر اسکے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ کشمیر میں کشمیر کیلیے یہ سامان ہوا ہے کہ کچھ پُرانی انجیلیں وہاں سے نکلی ہیں جنکو کچھ آدمی وہاں جاوریں تو وہ انجیلیں لاویں تو ایک کتاب اسپر لکھی جاوے یہ سنکر مولوی مبارک علی صاحب طیار ہو گئے کہ میں جاتا ہوں مگر میں مقبرہ بہشتی میں ہونے کی جگہ بھی چاہتا ہوں کسی نے کہا کہ خلیفہ نور الدین کو بھی ساتھ بھیجدو یہ خواب حضرۃ نے سنایا اور فرمایا کہ اس سے پیشتر سے تجویز تھی کہ ہماری جماعت کی میتوں کیلیے [illegible] قبرستان پہلو سے [illegible]

کے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہاں سے کوئی بڑی کتاب ظاہر کرے اور جو شخص وہ کام کر کے لائیگا وہ قطعی بہشتی ہے

ظہر و عصر ان دونوں وقت میں حضرۃ اقدس نے نماز باجماعت ادا کی۔ ایکوقت مجلس کی اور چند ایک احباب معہ مولوی عبد الستار صاحب جو آج تشریف لائے تھے اُن سے ملاقات کی اُن کے تحفے تحائف لیکر جو انہوں نے حضرۃ اقدس کے بطور نذر پیشکش کیے تھے فرمایا کہ انکا آنا بھی ایک نشان ہے اور اس الہام يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کو پورا کرتا ہے پھر فرمایا کہ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں نماز مغرب تیمم ہی سے پڑھی جاوے۔

مغرب و عشاء مغرب کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرۃ اقدسؑ حسب معمول مسجد مبارک کے شمال و مغربی گوشہ میں بیٹھ گئے ڈاکٹر رحمت علی صاحب کے حقیقی بھائی اور خواجہ احمد صاحب افریقہ سے تشریف لائے تھے حضرت اقدس بعد ملاقات ڈاکٹر صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ پھر فجر کی خواب پر حضرۃ اقدس اور اصحاب کبار ذکر کرتے رہے فرمایا کہ کشمیر میں مسیح کی قبر معلوم ہونے سے بہت قریب ہی فیصلہ ہو جاتا ہے اگر سب جھگڑے طے ہو جاتے ہیں اگر فراست بھی ہو تو بھی یہ بات سمجھ میں آجاتی کہ آسان بات کونسی ہے اب آسمان پر جانیکو کون سمجھے جو باتیں خبر بن قیاس ہوتی ہیں وہی صحیح نکلتی ہیں آجتک خدا کے اعلام سے اسکے متعلق کچھ معلوم نہ ہوا تھا (مگر اب خود ہی اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا۔) اب تخم ریزی تو ہو گئی ہے امید ہے کہ کچھ اور امور بھی ظاہر ہونگے عادۃ اللہ اسیطرح ہے۔ یہ خواب بالکل سچا ہے اور اسکے ساتھ کسیطرح کی آمیزش نہیں ہے مجھے اُسوقت خواب میں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بڑا عظیم الشان کام ہے جیسے کسیکو لڑائی پر جانا ہوتا ہے اس سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ ہماری فراست نے خطا نہیں کی یہ عقدہ اللہ تعالیٰ حل کر دے تو صدہا برسوں کا کام ایکساعت میں ہو جاتا ہے اور عیسائیوں اور ان مولویوں کے گھر دونوں میں ماتم پڑ جاوے۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ حضور پھر تو سارے انگریز رجوع باسلام ہو جاویں فرمایا دنیا میں ایک حرکت ہوگی مثال تو یہ ہے کہ جیسے تسبیح کا دانا نکلجاوے تو باقی بھی نہیں ٹھہرتے خواہ پادری پیٹتے ہی رہیں تمام انگریز ٹوٹ پڑیں اللہ تعالیٰ کے داؤ ایسے ہی ہوتے ہیں مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ پھر ڈوئی کا اخبار آپنے سنا اور فرمایا کہ نگٹ کی شہرت ڈوئی سے بہت زیادہ ہے۔ نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدسؑ تشریف لے گئے۔

---

۱۹ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرۃ اقدس قریبا ۸ بجے کے سیر کے لیے تشریف لائے کل احباب ہمراہ تھے **اعجاز احمدی** کے متعلق ذکر شروع ہوا مولوی **سید سرور شاہ** صاحب نے کہا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا فقرہ کوئی استدعا نہ تھی حضرۃ نے فرمایا کہ خود انکا خط موجود ہے پھر نکالنے کے خیال کا فوٹو مختلف احباب کھینچتے رہے۔

يَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا۔ ہر آیت پر فرمایا کہ ان مولویوں کی تسلی ہی ہو گی کہ اُبْعَثُ کا لفظ کیوں آیا بجائے اس کے اُنْزَلُ کا لفظ ہوتا۔

اسکے بعد مسٹر پگٹ کا ذکر ہوا کہ ان لوگوں کو ایسے دعوی کرنے کی جرأت ہو جاتی ہے کہ قوم نے مان لیا ہے کہ وہ وقت قریب ہے کہ مسیح آوے ورنہ کثرت رائے قوم کی اسطرف ہوتی کہ وقت دور ہے تو یہ دعوی نہ کرتا شیطان کے بھی مظہر ہوتے ہیں شیطان نے اس زمانہ میں اپنے مظہر کے لیے پگٹ کو ہی پسند کیا ہے۔

تصویر و فوٹو فرمایا کہ زمانہ تصویر کی ان لوگوں کے بالمقابل کسقدر حاجت ہے ہر ایک رزم بزم میں آجکل تصویر سے اثر ڈالا جاتا ہے پگٹ کی بھی تصویر شائع ہوتی ہے فوٹو کے بغیر آجکل جنگ نہیں ہو سکتی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جسطرح ہتھیار مخالف لوگ طیار کریں تم بھی ویسے ہی طیار کرو اس سے فوٹو کا جواز ثابت ہے بندوقوں اور توپوں سے جنگ کرنیکا جواز بھی اسیطرح کیا گیا ہے ورنہ آگ سے مارنا تو حرام ہے جہاں صورت حقہ محرک اور ریسند کی ہوتی ہے یا اس کے متعلق الہام ہوتا ہے اس میں اعتراض نہیں۔ پر تصویر کی حرمت کی سند پیش کرنی حماقت ہے جبرئیلؑ نے حضرت عائشہؓ کی تصویر آنحضرت کو دکھائی مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ سلیمانؑ کے وقت میں بھی ایسی ہی ضرورت پیش آئی ہوگی + + + + + + + حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر فرمایا ایک حرمت حقیقی ہوتی ہے ایک غیر حقیقی جو غیر حقیقی ہوتی ہے وہ اسباب داعیہ سے اُٹھ جاتی ہے۔

تذکرہ راستہ میں ایک سائل بلک بلک کر سوال کر رہا تھا فرمایا ایک یہ بھی انسان ہے اور ہم بھی ایک انسان ہیں کسطرح یہ ہر دروازہ پر گرتا اور سوال کرتا ہے اگر خدا کیطرف رجوع کرتا تو ایسا نہ رہتا مصرعہ کی تواند شد مسیحائی تواند شد یہودی

. . . .

. . . .

. . . .

پگٹ کے نام کا جو حصہ ہے اسمیں خنزیر کے معنی پائے جاتے ہیں اب دیکھیں کہ . . . . . . عیسائیوں کا خدا آسمان پر جاتا ہے کہ زمین میں دفن ہوتا ہے۔ دراصل خدا کو ان لوگوں پر سخت غیرت ہے جو خدائی کا دعوی کرتے ہیں اسکی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ ایسے لوگ ہوں۔ اس جاہ تو موسیٰ اور دوسرے کل نبی معاذ اللہ اسکو (پگٹ) بندے ہو اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ ایک ہی سلطنت کے نیچے دو مدعی ایک جھوٹا ایک سچا جیسے طاعون ہمارے مفید پڑی ہے ویسے ہی پگٹ نے گردن نکالی ہے جو کچھ اول مقرر ہو چکا ہے ضرور ہے کہ وہ تمام ظاہر ہو جاوے۔

ڈوئی کے ذکر پر فرمایا کہ جو دولت کی مشکلات میں پھنسا ہے اُسے مرتے میں کب راہ ملتی ہے۔

سوائے عربی کے کوئی اور ایسا علم نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اُسمیں کلام کرے تو پھر ہر ایک امر کا فیصلہ ہو سکے یہ عربی ہی ہے کلام میں پھر مکان قریب آیا اور حضرۃ السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے

ظہر و عصر ان اوقات میں حضرت اقدسؑ صرف نماز باجماعت ادا کر کے تشریف لے گئے۔

کہ باپ تو گناہ نہ بخشے اور بیٹا جان دیکر بخشوائے بڑی بیوقوفی ہے۔ کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق۔ والد مولود میں مناسبت اخلاق عادات کی ہوا کرتی ہے (مگر یہاں تو بالکل ندارد) اگر اللہ رحیم نہ ہوتا تو انسان کا ایک دم گذارہ نہ ہوتا جیسے انسان کے عمل سے پیشتر ہزاروں اشیاء اسکے لیے مہیا بنائیں تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے۔

گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوچے جیسے تکھی کے دو پر ہیں ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر اسی طرح انسان کے دو پر ہیں ایک معاصی کا دوسرا خجالت توبہ پریشانی کا یہ ایک قاعدہ کی بات ہے جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اسکے بعد پچتاتا ہے گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں زہر کے ساتھ تریاق ہے اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور ہلاک ہو جاتا توبہ اسکی تلافی کرتی ہے کبر اور عجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے جب نبی معصوم ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اُس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے وہ آخر اُسے چھوڑیگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجکو بخشدیا اب تیرا جو جی چاہے سو کر اس کے یہ معنی ہیں کہ اُس کے دلکو بدل دیا اور اب گناہ اُسے بالطبع برا معلوم ہوگا جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے اسیطرح وہ انسان بھی گناہ نہیں کریگا جسے خدا نے بخشدیا ہے مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں تو اسمیں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھدیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔

گناہ کرنیوالا اپنے گناہ کی کثرت وغیرہ کا خیال کرکے دعا سے ہرگز باز نہ رہے دعا تریاق ہے آخر دعاؤں سے دیکھ لیگا کہ گناہ اُسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوبکر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیا اور اُنکی تاثیرات سے منکر ہو جاتے ہیں۔

یہ توبہ کی حقیقت ہے (جو اوپر بیان ہوئی) اور یہ بیعت کی جز کیوں ہے تو بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے اسیطرح سے اس پیوند سے بھی اسمیں وہ فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں (جو اُس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اُسکے ساتھ سچا تعلق ہو خشک شاخ کیطرح نہ ہو اسکی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے جس قدر یہ نسبت ہوگی اُسی قدر فائدہ ہوگا۔ بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے اسیوقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کرکے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اسکے ساتھ ہو جاوے۔ منافق آنحضرت صلعم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونیکی وجہ سے آخر بے ایمان رہے اُنکو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا اسلیے ظاہری لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اُن کے کام نہ آیا تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا اور

کوشش نہیں کرتا تو اُسکا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہیے جہانتک ممکن ہو اُس انسان (مرشد) کے ہمرنگ ہو طریق میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے یہ دھوکا ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے جلدی راستبازی اور عبادت کیطرف جھکنا چاہیے۔ اور صبح سے لیکر شام تک حساب کرنا چاہیے (مجھے یہ پتہ لگا ہے کہ یہ تقریر حضرت نے اُسوقت فرمائی تھی جبکہ نواب خان صاحب تحصیلدار نے حضور سے بیعت کی تھی۔ ایڈیٹر)

۲۴ - نومبر ۱۹۰۲ء روز شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔ وہ آج کا دن ایک بڑا مبارک دن تھا کہ حضرت کی طبیعت بالکل درست تھی۔

سیر منشیجی کے بعد حضرت اقدس سیر کے لیے تشریف لائے اور احباب ہمراہ تھے گذشتہ شبکو جو ٹیکہ طاعون کے خطرناک نتائج سے متعلق سول ملٹری گزٹ اور پانیر کے حوالہ سے حضرت کو سنائے گئے تھے کہ ملک وال مقام میں ۱۹ موتیں ٹیکہ کے لگنے سے ہوئیں اُسپر ذکر ہوتا رہا کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کی کشتی رحمت ہے ہماری کشتی تو ہمیں صاف لکھا ہوا ہے کہ اگر آسمانی ٹیکہ کے علاوہ اور اُسکے مقابلہ پر کسی اور طرح سے زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے تو ہمارا دعویٰ جھوٹا ورنہ سچا ہے ٹیکہ کے انتظام پر گورنمنٹ کا لاکھوں روپیہ صرف ہوتا ہے ..... اسمیں بھی خدا کی حکمت ہے کہ ہماری کشتی نوح پر بڑے بڑے متعصب اخبار نے جیسے کہ مصر کے اللواء نے بھی مخالفت میں مضمون درج کیا کیا اب اُنکی روسیاہی ہوئی یا نہیں۔ حق کا رعب ایسا ہوتا ہے کہ منہ بند ہو جاتے ہیں اب دیکھیں کہ اللواء کیا لکھیگا اور اب بھی شرمندہ ہوگا کہ نہیں۔ ایکدو دن اور ٹھہر جاویں اور دیکھ لیں۔ طبیعت ٹھیک ہو جاوے تو ان موتوں کے مفصل حالات دریافت کرکے پھر اللواء کو پیش کیا جاوے کیونکہ یہ اُس کے لیے ایک بڑا تازیانہ ہوگا۔ یہ اللہ کی طاقتیں ہیں اور اُسی کا کام ہے تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ حق کے چمکانے اور ہمارے اس سلسلہ کی تائید میں اسقدر کثرت سے زور دے رہا ہے اور پھر بھی ان لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں یہ بھی ایک عادۃ اللہ ہے کہ مکذبین کی تکذیب سے اُسکے نشانات کو ہمیشہ جب اُنکی تکذیب ٹھنڈی ہو جاویگی تو یہ نشانات بھی ٹھنڈے پڑ جاوینگے برسات میں جسقدر گرمی زیادہ ہوتی ہے اُسیقدر بارش زور سے ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے منہاج نبوۃ کا نظارہ دکھلا دیا ہے کیا کیا کچھ کیا ہے ہماری تائید میں آسمان کو چھوڑا نہ زمین کو مگر ان لوگوں نے کسی بات سے فائدہ نہ اُٹھایا ہمیشہ سے ان لوگوں کا خیال تھا کہ صدی کے سر پر کوئی آیا کرتا ہے اسمیں سے بھی بیس سال گذر گئے مگر آجتک اُنکی سمجھ میں نہ آیا اب تو قیامت کا سا سماں باقی ہے اور تو کوئی کسر باقی نہیں۔ ایک مخالف نے ایکدفعہ مجھے خط لکھا کہ آپکی مخالفت میں لوگوں نے کچھ کمی نہیں کی مگر ایکبات کا جواب ہمیں نہیں آتا کہ باوجود اس مخالفت کے آپ ہر بات میں کامیاب ہی ہوتے جاتے ہیں یہ تائید کیسی ہوتی ہے۔ ایمان کی لذت بھی یہی ہے کہ خدا کی نصرتوں کو انسان آنکھوں سے دیکھ لے تب کہیں کھلتی ہیں جب انسان سمجھ لیتا ہے کہ سچ یہی ہے تو پھر اُسپر مرنے کو بھی طیار ہو جاتا ہے جبتک خدا کی نصرتیں چمک کر ظاہر نہیں ہوتیں اُسوقت تک تو مذبذب رہتے ہیں مگر جب اُنکی چمکار نظر آتی ہے تو سینہ کی غلاظتیں دور ہو جاتی ہیں۔ کتنی خوشی کی بات ہے کہ اب معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کا تزکیہ نفس کرنے لگا ہے اور لیا خدا کے

وفادار بندے ہی ہوا کرتے ہیں اور کون ہوتے ہیں۔

یہ بھی ایک الہام ہے کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ (البدر مشتہر) یہ بات بھی کبھی پوری ہو گی طاعون بھی آگ ہے حدیث میں آیا ہے کہ بہشتی ایکدفعہ دوزخ کی سیر کو جاوینگے اور ایک پیر آگ پر رکھیں گے کہ کسطرح جلاتی ہے تو آگ کہیگی کہ مومن تیرا پیر مٹجا تو مجھے بجھاتا ہے۔ مکان آگیا اور حضرت تشریف لے گئے۔

ظہر و عصر ظہر کی نماز حضرت نے باجماعت ادا کی عصر کی نماز سے پیشتر آپ تھوڑی دیر مجلس فرمائی اور ایک خواب سنایا جسے آپ نے ایک ہفتہ گذرا دیکھا تھا وہ خواب یہ ہے کہ ایک مقام پر میں کھڑا ہوں تو ایک شخص آکر چیل کیطرح جھپٹا مار کر میرے سر سے ٹوپی لے گیا پھر دوسری بار حملہ کرکے آیا کہ میرا عمامہ لیجاوے مگر میں اپنے دل میں مطمئن ہوں کہ یہ نہیں لیجا سکتا ... شخص نے اُسے پکڑ لیا مگر میرا قلب شہادت دیتا تھا کہ یہ شخص دل کا صاف ہے اتنے میں ایک اور شخص آگیا جو قادیان کا رہنے والا تھا اُسنے بھی اُسے پکڑ لیا میں جانتا تھا کہ مؤخر الذکر ایک مومن متقی ہے پھر اُسے عدالت میں لے گئے تو حاکم نے اُسے جاتے ہی ۳ یا ۶ یا ۹ ماہ کی قید کا حکم دیدیا۔

مغرب و عشاء بعد ادائے نماز مغرب شیخ نور احمد صاحب مالک مطبع ریاض ہند امرتسر جالندھری نے حضور کے آگے نذر گذرانی اور نور بخش صاحب نے بیعت کی اور ذکر کیا کہ الحکم میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ غیر از جماعت احمدیہ کے پیچھے نماز نہ پڑھو فرمایا ٹھیک ہے اگر مسجد غیر وں کی ہے تو گھر میں پڑھ لو اکیلے پڑھ لو حرج نہیں اور تھوڑے سے صبر کی بات ہے قریب ہے اللہ تعالیٰ انکی مسجدیں برباد کرکے ہمارے حوالہ کرے گا آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بھی کچھ عرصہ صبر کرنا پڑا تھا۔

موجودہ حالت طاعون کی کہ ہندوؤں کی زیادہ مرتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ہم دور دور سے زمین کو گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ یہ عادۃ اللہ ہے کہ اول عذاب ایسے لوگوں سے شروع ہوتا ہے جو دور ہوتے ہیں اور ضعیف اور کمزور ہوتے ہیں بیوقوف یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف انہیں کے لیے ہے ہمارے لیے نہیں مگر عذاب لپک کر اُن تک پہنچتا ہے جنکو خبر بھی نہیں ہوتی اور بے پرواہ ہوتے ہیں خدا کی اسمیں حکمتیں ہوتی ہیں چاہتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ ... اُن لوگوں کو اس طاعون کی خبر نہیں ہے وہ مجھے لکھتے ہیں اور اشتہار دیتے ہیں شائع کرو کہ یہ بھی ایک مرض ہے جسکا علاج ہو سکتا ہے اب اُنکو لازم ہے کہ ڈاکٹر دیں علاج کرائیں آخر سول نے لکھدیا کہ ہم کہانتک پھر ہر وہ ڈالیں خود گورنمنٹ کو ٹیکہ سے تکلیف پہنچی ہے۔

طاعون ۳ قسم ہے ایک خفیف جسمیں صرف گلٹی نکلتی ہے اور تپ نہیں ہوتا دوسری اُس سے تیز جسمیں گلٹی کے ساتھ تپ بھی ہوتا ہے تیسری حالت ہے تیز اسمیں تپ گلٹی اور سویا اور مرگیا ہندوستان کے بعض مقامات میں ایسا ہی ہوا ہے کہ دس آدمی اچھے تو صبح کو مری ہو کہ پڑے۔ اسکا اصل باعث طعن ہے۔ یہ لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں مگر انکو پتہ لگجاویگا جو مخالف ہنسی کیا کرتے ہیں اُنپر یک لخت پتھر نہیں پڑا کرتے اول انکو سے آگ دکھلائی جاتی ہے تاکہ وہ توبہ کریں۔ شیخ نور احمد صاحب نے عرض کی کہ حضرت اب بھی مخالف یہی کہتے ہیں کہ ہمیں طاعون کیوں نہیں ہوتی فرمایا کہ قرآن میں بھی لکھا ہے کہ وہ لوگ خود عذاب طلب کرتے تھے کمبخت یہ تو نہیں کہتے کہ دعا کرو کہ ہمیں آرام ہو جاوے طاعون ہی مانگتے ہیں دراصل یہ لوگ دہریہ ہیں خدا پر انکو ایمان نہیں ہے

رکھو تو سب کچھ ہو جاویگا اور ہمیں خطوط سے ہمیشہ یاد کراتے رہا کرو ہم دعا کریں گے۔ پھر نماز عشاء ہوئی اور بعد ادائے نماز حضرت اقدس دولت سرا میں تشریف لے گئے۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدسؑ مسجد کے گوشہ

مغرب و عشا میں ہو بیٹھے اور ایک خط حضرت میں پڑھا گیا جس میں ایک شخص نے آئینہ کمالات اسلام کی ایک عبارت کی تشریح دریافت کی تھی جس میں مسیح کی روحانیت کی تیسری بار جلالی نزول کا ذکر ہے

توسل فرمایا کہ کتاب کی اصل عبارت دیکھکر بتلاؤں گا۔ پھر ایک شخص کا سوال پوچھا گیا کہ آیا دعا کے بعد یہ کلمات کہنے کہ یا الٰہی تو میری دعا کو بطفیل حضرۃ مسیح موعودؑ قبول کر جائز ہے کہ نہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ شریعت میں توسل احیا کا جواز ثابت ہوتا ہے بظاہر اس میں شرک نہیں ہے ایک حدیث میں بھی آیا ہے

وحی فرمایا قرآنی آیات سے پتہ لگتا ہے کہ آدمی کا صفیہ جاہتا ہے کہ اول کوئی مصیبت واقع ہو اسی طرح اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ جاہتا ہے کہ ابتدا میں خوفناک صورتیں ہوں اصحاب کہف کے لئے بھی ہے فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ اور دوسری جگہ وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ان تمام مقامات سے یہی مطلب ہے کہ قبل اسکے کہ خدا آرام دیوے مصیبت اور خوف کا نظارہ پیدا ہو جاوے اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا ... المقام بھی اسکے ساتھ ملتا ہے۔

بیعت ایک لڑکے کی بیعت کے ذکر پر فرمایا کہ اوائل عمر کے لوگوں کی بیعت میں مجھے بہت تردد رہتا ہے جبتک انسان کی عمر چالیس برس کی نہو تب تک ٹھیک انسان نہیں ہوتا اوائل عمر میں تلون ضرور آتے ہیں میرا ارادہ نہیں ہوتا کہ ایسی حالت میں بیعت لوں مگر یہی خیال کر کے کہ دل آزردگی ہوتی ہے بیعت کر لیتا ہوں جب انسان چالیس برس کا ہوتا ہے تو اُسے موت کا نظارہ یاد آتا ہے اور جسکو قریب بھی موت کا خوف نہیں ہے اُسکا کیا اعتبار ×× ××

اس کے بعد پھر یہ ذکر ہوتا رہا کہ آج تک بہت تھوڑے ایسے گذرے ہیں جنہوں نے اس امر کو محسوس کیا اور حسرت کی کہ کیوں ہندوستان کے شاہان اسلام نے اسملک میں سوائے عربی کے اور اور زبانوں کو رواج دیا حالانکہ عربی ایک بڑی وسیع زبان تھی جس میں ہر ایک مطلب کمل طور پر بیان ہو سکتا ہے اگر وہ ایسا کرتے تو یہ اسلام کی ایک بڑی امداد ہوتی مگر نہ معلوم کہ کیوں کسیکو خیال نہ آیا اس سے ایک نقص بھی پیدا ہوا ہے کہ ہندوستان کی اسلامی ذریت کو اس جہت سے کہ انکو اپنی مذہبی زبان کا علم نہیں قرآن شریف اور دیگر علوم عربیہ سے بہت کم مس ہے حضرۃ اقدس بھی ان باتوں کی تائید کرتے رہے اور فرمایا کہ یہ ان سے ایک معصیت ہوئی ہے +

پھر رسالت اور نبوۃ کے مضمون پر حضرۃ اقدس فارسی میں تقریر کرتے رہے جو ذیل میں وہ تقریر درج کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ می فرماید مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ + لکن اینجا برائے استدراک آمدہ است چون آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم مثلیکہ پسر نہ بود اعتراض کرد دشمنان کردہ شدہ بگفتہ کہ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ بر آنحضرۃ ہم لازم می آید

گویا کہ خدا تعالیٰ تصدیق معترض میکند برائے ازالۂ این وہم فرمودہ است کہ ثابت کند کہ آن نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ است و افادۂ آن ہم

وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ یعنی ہیچ ابدال و قطب و اولیا بجز ختم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخواہد شد حکام را ہمین حالت است کہ اگر بر کاغذ مہر سرکاری نشود ہیچ نمی دانند ہر کسی کہ الہام و مکالمہ الٰہی میشود از مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می شود و ازین معنی رسول اللہ صلعم ہمہ را پدر است در یک معنی نفی نبوۃ میشود و در یک معنی اثبات نبوۃ میشود۔ اگر بگوئیم کہ سلسلۂ افاضات نبوی منقطع نشدہ و اکنون کسی را الہام و مکالمہ و مخاطبہ الٰہی نمی شود ہمہ اسلام تباہ میشود سلسلۂ ما را این مثال است کہ اگر کسی در آئینہ صورت می بیند آنچہ در شیشہ نظر می آید چیزی دیگر نیست ہمان است کہ پیش شیشہ است این مردمان درین آیۂ کریمہ غور نمی کنند و من خوب میدانم کہ این ہمہ عقیدہ میدارند کہ سلسلہ مکالمات الٰہیہ منقطع شدہ است۔ کلام بمعنی وحی است در قرآن ہم ذکر الہام نیامدہ بلکہ ذکر وحی آمدہ و قطعیت الہام دو یک معنی دارد۔ و نمی پندارند کہ اگر این سلسلہ منقطع شود باقی از برکات اسلام چہ می ماند۔ پس ہمین معنی است کہ گفتم در مثال آئینہ و ظل کہ ظل ہمہ نقوش اصل در خود دارد و ظل نبوۃ ہمین طور است البتہ آن نبوۃ منقطع است کہ بلا توسل و سلسلۂ رسول اللہ آید و ہر کسیکہ ازین انکار می کند کافر میشود و از دین خارج میشود اگر دین یا بیطور مردہ است کدام توقع نجاۃ باید داشت اگر انسان اندرین عالم تکمیل معرفت نکند چہ دلیل دارد کہ در روز آخرۃ خواہد کرد بجز این صورۃ کہ مایش میکنیم دیگر صورۃ نیست مَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ از بسیار مقامات قرآن معلوم میشود کہ این اُمۃ خیر الامۃ است پس کدام خیرت کہ در اُمۃ موسوی الہام مکالمہ و غیرہ میشدی و درین اُمۃ نمیشود و کدام مشابہت انبیا ز باتہ و سوی خواہد بود آنحضرۃ صلعم تکمیل کنندۂ این عالم اند یعنی کمال این عالم بر رسول اللہ صلعم ختم شدہ و این معنی ختم نبوۃ است کہ کسی دیگر نبی نمی شود حتی کہ مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر نبوۃ او نشود چنانکہ مثال آن درین دنیا دیدہ بود کہ ہیچ پروانہ سرکاری بی تصدیق نمیشود حتی کہ مہر سرکاری برآن نبود پس ازین آیہ معلوم میشود کہ اللہ تعالیٰ بطور جسمانی نفی ابوت میفرماید و بطور روحانی اثبات نبوۃ میکند بہر حال ایمان باید آورد کہ برکات و افادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاری است إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ درین آیہ معنے محبت چیست ہمین ہرگز نیست کہ خدا ہر کسی اکہ محبت میکند درین عالم او را کور میدارد اگر این دو نان عقل کور سپارند انسان ہمان باشد کہ طالب مغز شود نہ کہ پوست ہمہ این طالب مغز شدہ اند ایمان ہمین است کہ انسان تنخوا بنہ چشمہ آنہا بینا شود نہ کہ باعث مقصود شان اہل اسلام چیست ہمین کہ انسان میگویند کہ ایمان آوردیم و در دل ہیچ شئے نیست و ہمین معنی این آیۃ است مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ و ہمین نابینائی کہ ذکر کریم خوب فسق و فجور است و برائے ہمین بینائی خداوند تعالیٰ این سلسلہ را قائم کردہ است کہ از آن بینائی کہ رفتہ است پیدا شود خدا می خواہد......

باقی ہمہ زندہ است اگر این نبود کدام فرق در نصاریٰ و اسلام است آنکہ دین ہم مردہ آن قصہ و حکایۃ است و این ہم قصہ و حکایۃ است اندرین صورۃ فیصلہ چگونہ شود خدا تعالیٰ ارادہ فرماید کہ آن برکات پیدا نماید و اگر مردے مثل آن (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نمی آید چگونہ بنماید این ہمہ کار خدا است ما بندگانیم و ہیچ اُمید فتح و شکست نداریم او خوب میداند کہ کدام مشورہ است بہر مصلحتی کہ خواہد خواہد کرد۔
پھر عشا کی نماز ہوئی اور بعد نماز حضرۃ دولت سرا میں تشریف لیگئے

۱۸۹۵ء کی ڈائری کے نوٹ

۱۸۹۵ء میں جب میں حضرۃ اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا تو اسوقت بھی مجھے شوق رہتا کہ آپ کے کلمات طیبات ایک کاغذ پر نقل کر کے ہفتہ لاہور لیجاتا اور وہاں کے احمدیہ احباب کو ہفتہ وار کمیٹی میں سنایا کرتا چونکہ اس ہفتہ کی ڈائری میں اور مضامین کی گنجایش ہے اسلیے اسوقت کی یادداشت میں سے کچھ نقل کر کے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ان ایام میں چونکہ تاریخ کا انتظام نہیں کیا تھا اسلیے بلا تاریخ ہر ایک بات درج کی جاتی ہے

بیعت اور توبہ اور ضمناً گناہ کا حال بیعت میں جاننا چاہیئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اسکی ضرورۃ ہے جبتک کسی شئے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو تو اُسکی قدر آنکھوں کی اندر نہیں سماتی جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے مثلاً روپیہ پیسہ کوڑی لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شئے ہے اُسی درجہ کی اُسکی حفاظت کی جاویگی ایک کوڑی کی حفاظت کیلیے وہ سامان کریگا جو پیسہ اور روپیہ کیلیے اُسنے کرنا ہے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈالدیگا علی ہذا القیاس جیسکے تلف ہونے سے اُسکا زیادہ نقصان ہے اسکی زیادہ حفاظت کریگا۔ اسیطرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جسکے معنے رجوع کے ہیں توبہ اُس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنی معاصی سے جن سے اُسکے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اُسنے اپنا وطن اُنہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اُسنے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گذرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اُسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اُسکو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی فرش و ہمسائے وہ گلیاں کوچے بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اُس وطن میں کبھی نہیں آتا اسکا نام توبہ ہے معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور اس تبدیلی کو صوفیا نے موت کہا ہے جو توبہ کرتا ہے اُسے بڑا حرج اُٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کیوقت بڑی بڑی حرج اُسکے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جبتک اُس کا نعم البدل عطا نہ فرماوے نہیں مارتا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کر کے غریب بیکس ہو جاتا ہے اسلیے اللہ تعالیٰ اُسسے محبت اور پیار کرتا ہے اور اُسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے دوسری قومیں خدا کو رحیم کریم خیال نہیں کرتیں عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا اور بیٹے کو رحیم

۲۵ نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب لوگون کا ہجوم ہے کہ وہ پروانہ وار ایک دوسرے پر گرتے ہین اور ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے کہ ایک قدم آگے ہو جاؤن تاکہ دہن مبارک سے جو کلمات طیبات نکلتے ہین ان کے الفاظ کان تک پہنچین اسلئے احباب مین بیٹھنے کی کشمکش دیکھکر فرمایا کہ آپس مین مل جل کر بیٹھ جاؤ جس قدر تم آپس مین محبت کرو گے **اسی قدر اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا**

مضمون زیر قلم لکھنے کی نسبت ایک کے استفسار پر فرمایا کہ یونہی امتحاناً مین نے دیکھنا چاہا تہا کہ کچھ لکھ سکتا ہون کہ نہین مگر چند ہی حرف لکھنے کے بعد سر کو چکر آ گیا اور مین گرنے کے قریب پہنچ گیا۔

مصر کے اخبار اللواء نے کشتی نوح کی کسی آیت پر اعتراض کیا تہا کیونکہ قرآن کو نہین سمجھتے اور انکو پتہ نہین ہے کہ **ما من داء الا وله دواء** حدیث مین ہے یہ اس پر ایمان نہین لاتے آپنے فرمایا کہ اس نے ہمارے مطلب کو نہین سمجہا اور پہلی آیت کو دیکھکر صرف اپنے اندرونی بغض کی وجہ سے ایک شاعرانہ مذاق پر مضمون لکھنا شروع کر دیا ہم دواؤن سے کب انکار کرتے ہین ہم تو قائل ہین کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک شے مین بعض فوائد رکھے ہین چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسکے متعلق ہمین قبل از وقت سمجہا دیا ہے کہ یہ اسکا حقیقی علاج ہے اور یہ امر اوس نے ہمین بطور نشان کے دیا ہے تو اب ہم نشان کو کیسے مشتبہ کرین جب اللہ تعالیٰ کوئی نشان دیوے تو اس کی بے قدری کرنا صرف **معصیت** ہی نہین بلکہ **کفر** تک نوبت پہنچا دیتا ہے ؎ ہر مرتبہ از وجود اثرے دارد • گر حفظ مراتب نکنی زندیقی
حفظ مراتب کا لحاظ ان لوگون کے وہم گمان مین کبہی نہین آتا یا **افراط** ہے یا **تفریط** اسی لئے سمجہ اسی کا نام ہے۔ خیر اب اس کے مقابلہ مین ہمین بہی لکہنے کا عمدہ موقع ملگیا ہے بہتر ہے کہ ایک اشتہار مین مختصراً اپنے دعاوی اور دلائل لکہدئے جاوین معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اب بہانے ڈہونڈتا ہے آنحضرت صلعم کے وقت مین جب تبلیغ کا کوئی عمدہ ذریعہ نہ تہا تو اللہ تعالےٰ اسی طرح دشمنون کے ہاتہون سے تبلیغ کراتا تہا کوئی شاعر آتا تو شعر کہہ جاتا لوگ بڑے بڑے پیراؤن مین آپ کا ذکر کرتے مگر سعید روحین انہی کے الفاظ سے آپکی طرف کہچی چلی آتین یہ ہمیشہ سے سنت اللہ ہے +

عذاب سے حفاظت بٹالہ مین طاعون کا ذکر سنکر فرمایا کہ یہ سرزمین بہت گندی ہے خوف ہے کہین تباہ نہ ہو جاوے اللہ کا رحم ہے اس شخص پر جو امن کی حالت مین اسی طرح ڈرتا ہے جسطرح کسی پر مصیبت وارد ہوتی ہو تو وہ ڈرے جو امن کے وقت خدا کو نہین بہلاتا خدا اسے مصیبت کے وقت مین نہین بہلاتا اور جو امن کے زمانے کو عیش مین بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائین کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائین بہی قبول نہین ہوتین جب عذاب الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذاب الٰہی کے نزول سے پیشتر دعائون مین مصروف رہتا ہے صدقات دیتا ہے اور امر الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے یہی ہین جو سعادت کے نشان ہین درخت اپنے پہلون سے پہچانا جاتا ہے اسیطرح سعید اور شقی کی شناخت بہی آسان ہوتی ہے

گہر مین کوئی بیمار تہا اس کی تکلیف کی خبر سنکر حضرۃ اقدس جہٹ تشریف اندر لے گئے اور دوا دیکر آئے تو آتے ہی فرمایا کہ اصل مین انسان جون جون اپنے ایمان کو کامل کرتا ہے اور یقین مین پکا ہوتا جاتا ہے تون تون اللہ تعالےٰ اس کے واسطے خود علاج کرتا ہے اسکو ضرورت نہین رہتی کہ دوائین تلاش کرتا پہرے وہ خدا کی دوائین کہاتا ہے اور خدا خود اس کا علاج کرتا ہے بہلا کوئی دعوے سے کہہ سکتا ہے کہ فلان دوا سے فلان مریض ضرور ہی شفا پا جاویگا ہرگز نہین بلکہ بعض اوقات دیکہا جاتا ہے کہ دوا الٹا ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے اور ان علاجون مین سو دو مفید ہوتے ہین بعض وقت تشخیص مین غلطی ہوتی ہے بعض وقت دوا کے اجزا مین غلطی ہو جاتی ہے غرض حتمی علاج نہین ہو سکتا ہان خدا تعالےٰ جو فرماتا ہے وہ حتمی علاج ہوتا ہے اس سے نقصان نہین ہوتا مگر ذرا یہ بات مشکل ہے نرے کامل ایمان کو چاہتی ہے اور یقین کے پہاڑ سے پیدا ہوتی ہے ایسے لوگون کا اللہ تعالےٰ خود **معالج** ہوتا ہے مجہے یاد ہے کہ ایک دفعہ دانت مین سخت درد تہی مین نے کسی سے دریافت کیا کہ اس کا کیا علاج ہے اس نے کہا کہ موٹا علاج مشہور ہے۔ علاج دندان اخراج دندان اسکا یہ فقرہ میرے دل پر بہت گران گذرا کیونکہ دانت بہی ایک **نعمت الٰہی** ہے اسے نکال دینا ایک نعمت سے محروم ہونا ہے اسی فکر مین تہا کہ غنودگی آئی تو زبان پر جاری ہوا **واذا مرضت فهو يشفين** اسکے ساتہ ہی معًا درد ٹہیر گیا ہو پہر نہین ہوا غرضیکہ لوگ اعتراض کے واسطے حقیقت کے واسطے نہین ڈہونڈتے اور نہ اسے دیکہتے ہین۔
اعتراض کی صورت کوئی آجاوے تو انکے واسطے عید ہو جاتی ہے ہم نے کشتی نوح مین کہان لکہا ہے کہ دوائین لغو محض ہین ٹیکہ نہ کرانے کی صاف وجہ لکہی ہے کہ چونکہ ہمین آسمانی ٹیکہ لگایا گیا ہے جو کہ ایک نشان ہے اس لئے اس مادی علاج کو خدا کے نشانون مین مشترک کرکے ہم شرک کے مرتکب ہونا نہین چاہتے حقائق اپنے اپنے محل پر ہی چسپان ہو سکتے ہین دیکہئے (ماہ رمضان کا) روزہ ہر کیسے خدا کی رضا اور ثواب کا موجب ہے لیکن اگر کوئی عید کے دن روزہ رکہے تو کیا وہ ثواب کا مستحق ہوگا کسی اور خطا کا۔ ان لوگون نے ہمارے متعلق ذرا سوچ سے کام نہین لیا اگر تقویٰ اور نیک نیتی سے کام لیتے اور سوچتے تو اتنا غوغا نہ کرتے بلکہ انکو حق سمجہ آجاتا اور ہلاک نہ ہوتے خدا نیک نیت کو ضائع نہین کرتا +

حضرت کی خدمت مین عرض کی گئی کہ معلوم ہوا ہے کہ [illegible] مین کوئی کوئی خط ایسا بہیج جاتا ہے کہ محمد یوسف کے گہر کا پانی بند کر دو ان سے میل جول نہ رکہو تعلقات لین دین گفتگو سلام پیام سب ترک کرو اس لئے انکے گہرانے کو سخت تکلیف ہے فرمایا کہ خدا آسمان پر دیکہتا ہے ان کو اسکا اجر دیگا اور ان لوگون کی سزا انکو دیگا یونہی انکو چہوڑتا نہین۔

جنات کے وجود اور ان کی معرفت اشیاء منگوانے اور کہانے کا سوال ہوا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ **اس پر ہمارا ایمان ہے مگر عرفان** نہین ہے جنات کی ہمین اپنی عبادت معاشرت تمدن ہمسایہ وغیرہ امور مین ضرورت ہی کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ فرمایا ہے **من حسن الاسلام المرء ترکه ما لا يعنيه** انسانی عمر بہت تہوڑی ہے سفر بڑا اکہڑا اور لمبا ہے اسواسطے زاد راہ لینے کی **طیاری** کرنی چاہئے ان بیہودہ محض اور لغو کامون مین مومن کی شان سے بعید ہے خدا کے ساتہ ہی صلح کرو اور اسی پر بہروسہ کرو اس سے بڑہکر کوئی قادر نہین طاقتور نہین بات یہ ہے نرے الفاظ یا دعاؤن سے کچھ نہین بنتا جب تک خدا اپنے فضل سے دلون مین نہ گاڑ دے خدا پر بہروسہ کرنا ہی ہر مرض کا علاج ہوتا ہے میرے نزدیک یہ عالمگیر موت جو آتی ہے اسکا علاج بجز ایمان کے صیقل اور **یقین کی جلا** کے ہرگز ممکن نہین۔ یہ زمینی چیز نہین ہے کہ زمین اس کا علاج کرے یہ آسمان سے آئی ہے اور اسے کوئی روک نہین سکتا یہ **رجز من السماء** ہے۔ سالقہ انبیا کے وقت بہی یہ بطور عذاب کے **ایک نشان** ہوتا رہا ہے بس اس کا علاج یہی ہے کہ اپنے ایمان کو اسکی انتہائی غایت تک پہنچا دو اسکے آنے سے پیشتر اپنے خدا سے صلح کرو **استغفار** کرو **توبہ** کرو۔ دعاؤن مین لگو اس کی کوئی دوائی نہین ہے مرض ہو تو دوا ہو یہ تو ایک **عذاب الٰہی** اور قہر ایزدی ہے بجز تقویٰ کے اسکا کیا علاج ہے یاد رکہو کہ اگر گہر بہر مین ایک بہی متقی ہوگا تو خدا اس کے سارے گہر کو بچا دیگا بلکہ اگر اسکا تقویٰ کامل ہے تو وہ اپنے محلے کا بہی شفیع ہو سکتا ہے اگرچہ متقی مر بہی جاوے تو وہ سیدہا جنت مین جاتا ہے مگر ایسے وقت مین جبکہ یہ موت **ایک قہر الٰہی کا نمونہ** ہے اور بطور نشان کے دنیا پر آتی ہے میرا دل ہرگز شہادت نہین دیتا کہ کوئی متقی اس ذلت کی موت سے مرے **متقی ضرور بچایا جاویگا**

مین نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بہروسہ نکرنا اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہین قشر پر صبر کرنیوالا مغز سے محروم ہوتا ہے اگر مرید خود عامل نہین تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہین دیتی جب کوئی طبیب کسیکو نسخہ دیوے اور وہ نسخہ لیکر طاق مین رکہہ دیوے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکہے ہوئے عمل کا نتیجہ تہا جس سے وہ خود محروم ہے •
کشتی نوح کو بار بار مطالعہ کرو اور اسکے مطابق اپنے آپکو بناؤ **قد افلح من زكاها** یون تو ہزارون چور۔ زانی بدکار شرابی۔ بدمعاش آنحضرت صلعم کی امت ہونیکا دعوے کرتے ہین مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہین؟ ہرگز نہین امتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے۔ یہ طاعون کوئی مرض نہین ہے صرف لوگون کو سیدہا کرنے آئی ہے تم اسکے سیدہا کرنے سے سیدہے نہ ہو بلکہ خدا کے واسطے سیدہے ہو جاؤ۔ تا کہ **شرک** سے بری رہو بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ اس سے صرف غریب لوگ ہی مرتے ہین یہ ایک اور بدقسمتی ہے بجائے عبرت پکڑنے کے **الٹا اعتراض** کرتے ہین بعض کہتے ہین کہ یہ صرف بیماری ہے اس کو نماز روزہ سے کیا تعلق ہے ڈاکٹرون سے علاج کرانا چاہئے غرضیکہ بیباکی کی یہانتک نوبت پہنچی ہوئی ہے اور طاعون تو خدا کا ایک

آئینہ ہے جس میں خدا اپنا چہرہ دکھائیگا۔ یاد رکھو کہ طاعون کا نام خدا نے رحمت نہیں رکھا کہ اس سے مرینوا الاشہید ہو یہ تو زمانہ تحدی کا ہے بطور نشان کے آئی ہے مومن اور غیر مومن میں فرق کرکے جاویگی اس کا نام رجز ہے اور میرے الہام میں بھی اسے غضب کہا گیا ہے آج سے ۱۳۰۰ سو برس پیشتر قرآن میں اس کی خبر ہے واخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ۔۔۔ الخ۔ یعنی جب گمراہی اور ضلالت کا زمانہ ہوگا ایسے وقت میں لوگوں کا ایمان خدا پر صرف ایک بچوں کی کھیل کی طرح ہوگا تب ہم ان میں ایک کیڑا نکالیں گے جو انکو کاٹیگا غرض یہ خدا کا ایک قہر ہے جس سے بچنے کے واسطے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنی نجات کا آپ سامان کرے ✦

۲۶ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول نماز با جماعت گزار کر مسجد کے گوشے میں جلوہ افروز ہوئے اور چند ایک نو وارد احباب نے بیعت کی طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے خدا اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو لاپرواہ ہے خدا اس سے لاپرواہ ہے اب اس وقت بھی جو نہ سمجھے تو اس کی قسمت ہی بد ہے ✦

بیعت میں تین نوجوان ایسے بھی شامل تھے جو کہ صرف ایک دن کی رخصت پر آئے تھے عصر کے وقت قادیان میں پہونچے اور اگلے روز انہوں نے کیمپ میں حاضر ہونا تھا ان کے اس اخلاص اور محبت پر فرمایا کہ باوجودیکہ فوجی نوکر ہیں مگر خدا نے دین کی محبت ڈالدی ہے صدق اور اخلاص لیکر آئے ہیں خدا ہر ایک کو یہ نصیب کرے۔

ایک صاحب نے عرض کی کہ میرے سر میں درد رہتا ہے اور ہمیشہ گرمی میں تنگ رہتا ہے۔ شام کو جب ٹھنڈ شروع ہوتی ہے تو آرام ہو جاتا ہے ورنہ تمام دن اور گرمی کے وقت مجھے سخت تکلیف رہتی ہے دعا فرمائی جاوے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ علاج بھی کیا ہے اس نے کہا ہاں وہ ٹکیہ بھی کہائی ہیں جو کہ سر درد کے آرام کے لئے آجکل مشہور ہیں مگر فائدہ نہیں فرمایا کہ ہڈیوں کا شوربا پیا کرو۔ ہڈیاں ایسی لیں جس میں کچھ گوشت چڑھا ہو اسکو ابال کر شوربا ٹھنڈا کرو کہ چربی جم جاوے اسی چربی کو نکالدو یا ایک رومال پانی میں تر کرکے شوربہ اس میں چھانلو کہ چربی اس میں لگی رہے اور خالص شوربا رہے وہ پیا کرو اور ہم دعا بھی کرینگے پھر اس شخص نے عرض کی کہ میرے گاؤں میں ایک مولوی مدرسہ میں ملازم سخت مخالف ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے حضور دعا کریں کہ خدا اس کی تبدیلی وہاں سے کر دے حضرت اقدس نے اس مقام پر تبسم فرمایا اور پھر اسے اسطرح سے سمجھایا کہ اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو پیغمبر خدا صلعم نے مکہ میں ۱۳ برس دکھ اٹھائے تم لوگوں کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچی ہیں مگر آپ نے صحابہ کو صبر ہی کی تعلیم دی آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھوگے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر آ وینگے اللہ تعالےٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلا دے اب اس وقت یہ لوگ تہوڑے دیکھکر دکھ دیتے ہیں مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جاویگی تو یہ سب خود ہی چپ کر جاوینگے اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ دکھ نہ دیتے اور دکھ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا انکے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے تہوڑی مدت صبر کے بعد دیکھوگے کہ کچھ بھی نہیں ہے جو شخص دکھ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے کئی خط اسطرح کے آتے ہیں کہ ہم گالیاں دیتے تھے اور ثواب جانتے تھے لیکن اب توبہ کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں۔ صبر بھی ایک عبادت ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملینگے جنکا کوئی حساب نہیں ہے یعنی ان پر بے حساب انعام ہونگے یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے دوسری عبادۃ کے واسطے اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اُسے دکھ پر دکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے اسیطرح ہماری جماعت خدا کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے صبر جیسی کوئی شے نہیں ہے ✦

بعد ازیں مفتی محمد صادق صاحب ڈوئی کا اخبار سناتے رہے اس زمانے کی نسبت فرمایا کہ عجیب بات ہے کہ ہندو بھی کہتے ہیں کہ یہ زمانہ ایک بڑے اوتار کا ہے نواب صدیق الحسن خان نے لکھا ہے کہ نزول مسیح میں کوئی شخص چودھوین صدی سے آگے نہیں بڑھتا (یعنی حجج الکرامہ اور اخبار میں وہ تمام چودھوین صدی تک کی خبر دیتی ہیں) ترقی عمر بھی ایک ہی معلوم ہوتی ہے جیسے قرآن شریف میں ہے وقدرنا منازل حتی عاد کالعرجون القدیم۔

ایک حافظ صاحب نے درخواست کی کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ قرآن کی میری منزل ٹہر جاوے مگر ناکامیاب ہی رہتا ہوں دعا فرمائیے حضرت اقدس نے فرمایا کہ قرآن خود یہ خاصیت رکھتا ہے کہ اس کفر کو رفع کرے۔ محبت سے پڑھتے رہو ہم بھی دعا کرینگے پھر عشا کی نماز ادا کرکے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے ✦

۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کی اور آج تمام دن حضرت کی طبیعت ناساز رہی اس لئے سیر بھی ملتوی رہی ظہر اور عصر کی نمازوں میں حضور شریک ہوئے مگر بعد ازاں دوران سر کثرت سے رہا اور ہاتھ پاؤں سرد ہوتے رہے اس لئے مغرب اور عشا کے وقت حضور تشریف نہ لا سکے ✦

۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کی جمعہ مسجد اقصیٰ میں ادا کیا بعد نماز جمعہ مولوی غلام علی صاحب احمدی مرحوم ساکن جہلم کی نماز جنازہ حضرۃ اقدس نے پڑھائی عصر کے وقت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تہوڑی دیر مجلس کی بمبئی سے ایک عیسائی اخبار نے آپکے متعلق ناشائستہ الفاظ لکھے تھے اس کا ذکر سنایا گیا ✦

مغرب و عشا حضرت اقدس بعد نماز مغرب مسجد کے گوشے میں حسب معمول آ بیٹھے جعفر زٹلی نے اپنے اخبار میں اعجاز احمدی کی نسبت لکہا تہا کہ یہ بیان غلط ہے کہ یہ ۵ دن میں طیار ہوئی بلکہ اس کا مسودہ ایک عرصہ سے طیار ہو رہا تہا صرف مُد کے واقعات کا تہوڑا سا مضمون ان ایام میں بنا لیا ہے اس سفید جہوٹ پر حضرت اقدس تبسم فرماتے رہے اور تعجب کرتے رہے ان لوگوں کو اس قدر جہوٹ پر جہوٹ کی کسطرح جرأت ہوتی ہے پہر فرمایا کہ ہر ایک بات کے واسطے فیصلہ ہوتا ہے جب تک خدا تعالےٰ ان لوگوں پر اول سبقت نہ کرے ہم بھی نہیں کرتے اس کے بعد حضرت اقدس نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ اگر طبیعت درست ہو جاوے تو نزول مسیح کو مکمل کرکے ایک رسالہ بزبان فارسی تحریر کیا جاوے جسمیں دلائل کی بنیاد ۳ چیزوں پر رکھی جاوے جسکو ہر ایک نبی پیش کرتا رہا ہے اول نصوص۔ دوسرے معجزات تیسرے عقل

پہر فرمایا مشکل یہ ہے کہ عادت بھی ایک زنگ ہے جب دل پر بیٹھ جاوے تو ہزار ہا دلائل ہوں ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا جیسے ایک ہندو کے دل میں جو گنگا کی عظمت بیٹھی ہے اس سے دلائل پوچھو تو کچھ نہ دیگا صرف عادت کے طور پر اسکی بزرگی سمجھا جاویگا اسیطرح نزول مسیح کے بارے میں ان لوگوں کی عادت ہو گئی ہے کہ وہ یہی مانتے ہیں کہ اسی جسم کے ساتھ آسمان سے آوےگا یہ مرض بھی دق کی طرح لگا ہے لیکن میں اسپر خوش ہوں کہ میرا خدا ہر ایک شے پر قادر ہے وہ اس مرض کے دفعیہ کے ہزار ہا سامان پیدا کر دیگا ✦

جمعہ کی تعطیل کے لئے ایک میموریل دربار دہلی کی تقریب پر گورنمنٹ ہند کی خدمت میں پیش کرنے کی تجویز حضرت اقدس نے کی ہے جو کہ عنقریب شائع ہوگا ✦

اس کے بعد ترقی جماعت کا ذکر ہوا کہ یہ ایک عظیم الشان امر ہے جو کہ اللہ تعالےٰ نے ان تین سالوں میں ظاہر کیا ہے ان ۳ سالوں سے پیشتر ہماری جماعت صرف کئی سو تھی اور ان ۳ سالوں میں ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئی باوجودیکہ ہر طرف سے مزاحمت ہوتی رہی مخالفت میں کوئی فرق نہیں رکھا اور ناخنوں تک زور لگایا ✦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
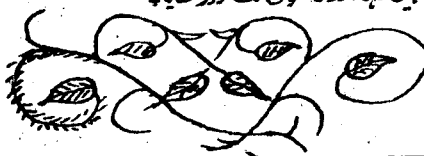
مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے مباحثہ پر مسیح موعود حکم ربانی کا ریویو

اور

اپنی جماعت کیلئے ایک نصیحت

فریقین کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مباحثہ مندرجہ عنوان کے پیش آنے کی وجہ یہ تھی کہ مولوی عبد اللہ صاحب احادیث نبویہ کو محض ردی کی طرح خیال کرتے ہیں اور ایسے الفاظ منہ پر لاتے ہیں جنکا ذکر کرنا بھی سوء ادب میں داخل ہے اور مولوی محمد حسین صاحب نے انکے مقابل پر یہ حجت پیش کی تھی کہ اگر احادیث ایسی ہی ردی اور لغو اور ناقابل اعتبار ہیں تو اس سے اکثر حصے عبادات اور مسائل فقہ کے باطل ہو جائینگے کیونکہ احکام قرآنی کی تفاصیل کا پتہ حدیث کے ذریعے سے ہی ملتا ہے۔ ورنہ اگر صرف قرآن کو ہی کافی سمجھا جائے تو پھر محض قرآن کے رو سے اس پر کیا دلیل ہے کہ فریضہ صبح کی دو رکعت اور مغرب کی تین رکعت اور باقی تین نمازیں چار چار رکعت ہیں یہ اعتراض ایک زبردست پیرایہ میں ہے گو اپنے اندر ایک غلطی رکھتا ہے یہی وجہ تھی کہ اس اعتراض کا مولوی عبد اللہ صاحب نے کوئی شافی جواب نہیں دیا محض فضول باتیں ہیں جو لکھنے کے بھی لائق نہیں ہاں اس اعتراض کا نتیجہ آخر کار یہ ہوا کہ مولوی عبد اللہ صاحب کو ایک نئی نماز بنانی پڑی جسکا جمیع اسلام کے فرقوں میں نام و نشان نہیں پایا جاتا انہوں نے التحیات اور درود اور دیگر تمام ادعیہ ماثورہ جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں درمیان سے اڑا دیں اور ان کی جگہ صرف قرآنی آیتیں رکھ دیں ایسا ہی اور بہت کچھ نماز میں تبدیلی کی جسکے ذکر کی اس جگہ ضرورت نہیں اور شاید مسائل حج و زکوۃ وغیرہ میں بھی تبدیلی کی ہوگی۔ لیکن کیا یہ سچ ہے کہ حدیثیں ایسی ہی ردی اور لغو ہیں جیسا کہ مولوی عبد اللہ صاحب نے سمجھا ہے۔ حاشا اللہ ہرگز نہیں ۔

اصل بات یہ ہے کہ ان ہر دو فریق میں سے ایک فریق نے افراط کی راہ اختیار کر رکھی ہے اور دوسرے نے تفریط کی۔ فریق اول یعنی مولوی محمد حسین صاحب اگرچہ اس بات میں سچ پر ہیں کہ احادیث نبویہ مرفوعہ متصلہ ایسی چیز نہیں ہیں کہ ان کو ردی اور لغو سمجھا جائے لیکن وہ حفظ مراتب کے فائدہ کو فراموش کرکے احادیث کے مرتبہ کو اس بلند مینار پر چڑھاتے ہیں جس پر قرآن شریف کی ہتک لازم آتی ہے اور اس سے انکار کرنا پڑتا ہے اور کتاب اللہ کی مخالفت اور معارضت کی وہ کچھ پرواہ نہیں کرتے اور حدیث کے قصے کو ان قصوں پر ترجیح دیتے ہیں جو کتاب اللہ میں بتصریح موجود ہیں اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر ایک حالت میں مقدم سمجھتے ہیں اور یہ صریح غلطی اور جادۂ انصاف سے تجاوز ہے اللہ جلشانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ۔ یعنے خدا اور اس کی آیتوں کے بعد کس حدیث پر ایمان لائینگے اس جگہ حدیث کے لفظ کی تنکیر جو فائدہ عموم کا دیتی ہے صاف بتلا رہی ہے کہ جو حدیث قرآن کے معارض اور مخالف پڑے اور کوئی راہ تطبیق کی پیدا نہ ہو اس کو رد کر دو اور اس حدیث میں ایک پیشگوئی بھی ہے جو بطور اشارۃ النص اس آیت سے مترشح ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالے آیت ممدوحہ میں اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ بھی اس امت پر آنے والا ہے کہ جب بعض افراد اس امت کے قرآن شریف کو چھوڑ کر ایسی حدیثوں پر بھی عمل کرینگے جنکے بیان کردہ بیان قرآن شریف کے بیانات سے مخالف اور معارض ہونگے غرض یہ فرقہ اہل حدیث اس بات میں افراط کی راہ پر قدم مار رہا ہے کہ قرآنی شہادت پر حدیث کے بیان کو مقدم سمجھتے ہیں اور اگر وہ انصاف اور خدا ترسی سے کام لیتے تو ایسی حدیثوں کی تطبیق قرآن شریف سے کر سکتے تھے مگر وہ اس بات پر راضی ہو گئے کہ خدا کے قطعی اور یقینی کلام کو بطور متروک اور مہجور کے قرار دیدیں اور اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ ایسی حدیثوں کو جنکے بیانات کتاب اللہ سے مخالف ہیں یا تو چھوڑ دیں اور یا انکی کتاب اللہ سے تطبیق کریں پس یہ وہ افراط کی راہ ہے جو مولوی محمد حسین نے اختیار کر رکھی ہے ۔

اور انکے مخالف مولوی عبد اللہ صاحب نے تفریط کی راہ پر قدم مارا ہے جو سرے سے احادیث سے انکار کر دیا ہے اور احادیث سے انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالے قرآن کریم میں فرماتا ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ پس جبکہ اللہ تعالے کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے وابستہ ہے اور آنجناب کے عملی نمونوں کے دریافت کے لئے جو مدار اتباع موقوف ہے حدیث بھی ایک ذریعہ ہے پس جو شخص حدیث کو چھوڑتا ہے وہ طریق اتباع کو بھی چھوڑتا ہے اور مولوی عبد اللہ صاحب کا یہ قول کہ تمام حدیثیں محض شکوک اور ظنون کا ذخیرہ ہے یہ قلت تدبر کی وجہ سے خیال پیدا ہوا ہے اور اس خیال کی اصل جڑ محدثین کی ایک غلط اور نامکمل تقسیم ہے جس نے بہت سے لوگوں کو دھوکا دیا ہے کیونکہ وہ یوں تقسیم کرتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں ایک تو کتاب اللہ ہے اور دوسری حدیث اور حدیث کتاب اللہ پر قاضی ہے گویا احادیث ایک قاضی یا جج کی طرح کرسی پر بیٹھی ہیں اور قرآن ان کے سامنے ایک مستغیث کی طرح کھڑا ہے اور حدیث کے حکم کے تابع ہے ایسی تقریر سے بیشک ہر ایک کو دھوکا [illegible] گا کہ جب کہ حدیثیں سو ڈیڑھ سو برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جمع کی گئی ہیں اور انسانی ہاتھوں کے مس سے وہ خالی نہیں ہیں اور با این ہمہ وہ احاد کا ذخیرہ اور ظنی ہیں اور ان میں قسم متواترات شاذ و نادر جو حکم معدوم کا رکھتی ہیں اور پھر وہی قرآن شریف پر قاضی بھی ہیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام دین اسلام ظنیات کا ایک تودہ اور انبار ہے اور ظاہر ہے کہ ظن کوئی چیز نہیں ہے اور جو شخص محض ظن کو پنجہ مارتا ہے وہ مقام بلند حق سے بہت نیچے گرا ہوا ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغۡنِیۡ مِنَ الۡحَقِّ شَیۡـًٔا یعنی محض ظن حق الیقین کے مقابلہ پر کچھ چیز نہیں پس قرآن شریف تو یوں ہاتھ سے گیا کہ وہ بغیر قاضی صاحب کے فتوؤں کے واجب العمل نہیں اور متروک اور مہجور ہے اور قاضی صاحب یعنی احادیث میں ظن کے میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہیں جن سے احتمال کذب کسی طرح مرتفع نہیں کیونکہ ظن کی تعریف یہی ہے کہ وہ دروغ کے احتمال سے خالی نہیں ہوتا پس اس صورت میں نہ تو قرآن ہمارے ہاتھ میں رہا اور نہ حدیث اس لائق کہ اس پر بھروسہ ہو سکے گویا دونوں ہاتھ سے گئے یہ غلطی ہے جس نے اکثر لوگوں کو ہلاک کیا*—

نوٹ * میں جب اس اشتہار کو ختم کر چکا شاید دو تین سطریں باقی تھیں تو خواب نے میرے پر زور کیا یہانتک کہ میں مجبوری کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا تو خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آ گئے میں نے ان دونوں کو مخاطب کر کے یہ کہا خسف القمر والشمس فی رمضان فبای الاء ربکما تکذبان یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا پس تم اے دونوں صاحبو کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کرتے ہو۔ پھر میں خواب میں اخویم مولوی عبد الکریم صاحب کو کہتا ہوں کہ الاء سے مراد اس جگہ میں ہوں اور پھر میں نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ اسمیں چراغ روشن ہے گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن کھولکر اس سے دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور انہیں سے ایک شخص کو میں نے شناخت کیا کہ میاں نبی بخش صاحب امرتسری ہیں منہ

اور صراط مستقیم جسکو ظاہر کرنے کے لئے میں نے اس مضمون کو لکھا ہے یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کے لئے تین چیزیں ہیں (۱) قرآن

شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھکر ہمارے ہاتھ مین کوئی کلام قطعی اور یقینی نہین وہ خدا کا کلام ہے وہ شک اور ظن کی آلائشون سے پاک ہے +

(۲) دوسری **سنت** اور اس جگہ ہم اہلحدیث کی اصطلاحات سے الگ ہوکر بات کرتے ہین یعنی ہم حدیث اور سنت کو ایک چیز قرار نہین دیتے جیسا کہ رسمی محدثین کا طریق ہے بلکہ حدیث الگ چیز ہے اور سنت الگ چیز۔ سنت سے مراد ہماری صرف آنحضرت کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتدا سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ رہیگی یا بہ تبدیل الفاظ یون کہہ سکتے ہین کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام خدا کا قول لوگون کی ہدایت کے لئے لاتے ہین تو اپنے فعل سے یعنے عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہین تا اس قول کا سمجھنا لوگون پر مشتبہ نرہے اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہین اور دوسرون سے بھی عمل کراتے ہین (۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا **حدیث** ہے اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہین کہ جو قصون کے رنگ مین آنحضرت صلعم سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویون کے ذریعون سے جمع کئے گئے ہین۔ پس سنت اور حدیث مین ما بالامتیاز یہ ہے کہ سنت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تواتر رکھتا ہے جسکو آنحضرت صلعم نے اپنے ہاتھ سے جاری کیا اور وہ یقینی مراتب مین قرآن شریف سے دوسرے درجے پر ہے اور جسطرح آنحضرت صلعم قرآن شریف کی اشاعت کے لئے مامور تھے ایسا ہی سنت کی اقامت کے لئے بھی مامور تھے پس جیسا کہ قرآن شریف یقینی ہے ایسا ہی سنت معمولہ متواترہ بھی یقینی ہے۔ یہ دونون خدمات آنحضرت صلعم نے اپنے ہاتھ سے بجا لائے اور دونون کو اپنا فرض سمجھا مثلاً جب نماز کیلئے حکم ہوا تو آنحضرت صلعم نے خدا تعالیٰ کے اس قول کو اپنے فعل سے کھولکر دکھا دیا اور عملی رنگ مین ظاہر کر دیا کہ فجر کی نماز کی یہ رکعات ہین اور مغرب کی یہ اور باقی نمازون کے لئے یہ یہ رکعات ہین۔ ایسا ہی حج کرکے دکھلایا اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزارہا صحابہ کو اس فعل کا پابند کرکے سلسلہ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا پس عملی نمونہ جو ابتک امت مین تعامل کے رنگ مین مشہود و محسوس ہے اسیکا نام سنت ہے لیکن حدیث کو آنحضرت صلعم نے اپنے روبرو نہین لکھوایا اور نہ اسکے جمع کرانے کے لئے کوئی اہتمام کیا۔ کچھ حدیثین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع کی تہین لیکن پھر تقوے کے خیال سے انہون نے وہ سب حدیثین جلا دین کہ یہ میرا سماعی واسطہ نہین ہے خدا جانے اصل حقیقت کیا ہے پھر جب وہ دور صحابہ رضی اللہ عنہم کا گذر گیا تو بعض تبع تابعین کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا کہ حدیثون کو بھی جمع کر لینا چاہیئے تب حدیثین جمع ہوئین اس مین شک نہین ہو سکتا کہ اکثر حدیثون کے جمع کرنے والے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے انہون نے جہانتک ان کی طاقت مین تہا حدیثون کی تنقید کی اور ایسی حدیثون سے بچنا چاہا جو ان کی رائے مین موضوعات مین سے تہین اور ہر ایک مشتبہ الحال راوی کی حدیث نہین لی بہت محنت کی مگر تاہم چونکہ وہ ساری کارروائی بعد از وقت تھی اس لئے وہ سب ظن کے مرتبہ پر رہی بایں ہمہ یہ سخت ناانصافی ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ وہ سب حدیثین لغو اور نکمی اور بیفائدہ اور جھوٹی ہین بلکہ ان حدیثون کے لکھنے مین اس قدر احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور اسقدر تحقیق اور تنقید کی گئی ہے جو اسکی نظیر دوسرے مذاہب مین نہین پائی جاتی یہودیون مین بھی حدیثین ہین اور حضرت مسیح کے مقابل پر بھی وہی فرقہ یہودیون کا تہا جو عامل بالحدیث کہلاتا تہا لیکن ثابت نہین کیا گیا کہ یہودیون کے محدثین نے ایسی احتیاط سے وہ حدیثین جمع کی تہین جیسا کہ اسلام کے محدثین نے تاہم یہ غلطی ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ جب تک حدیثین جمع نہ ہوئی تہین اس وقت تک لوگ نمازون کی رکعت سے بیخبر تھے یا حج کرنے کے طریق سے ناآشنا تھے کیونکہ سلسلہ تعامل نے جو سنت کے ذریعے سے انمین پیدا ہو گیا تہا تمام حدود اور فرائض اسلام انکو سکہا دئے تھے اس لئے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثون کا دنیا مین اگر وجود بھی نہ ہوتا جو مدت دراز کے بعد جمع کی گئین تو اسلام کی اصلی تعلیم کا کچھ بھی حرج نہ تھا کیونکہ قرآن اور سلسلہ تعامل نے ان ضرورتون کو پورا کر دیا تہا تاہم حدیثون نے اس نور کو زیادہ کیا گویا اسلام نور علیٰ نور ہو گیا اور حدیثین قرآن اور سنت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہو گئین اور اسلام کے بہت سے فرقے جو بعد مین پیدا ہو گئے انمین سے سچے فرقے کو احادیث صحیحہ سے بہت فائدہ پہنچا۔ پس مذہب اسلم یہی ہے کہ نہ تو اس زمانہ کے اہلحدیث کی طرح حدیثون کی نسبت یہ اعتقاد رکھا جائے کہ قرآن پر وہ مقدم ہین اور نیز اگر انکے قصے صریح قرآن کے بیانات سے مخالف پڑین تو ایسا نہ کرین کہ حدیثون کے قصون کو قرآن پر ترجیح دیجاوے اور قرآن کو چھوڑ دیا جائے اور نہ حدیثون کو مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے عقیدہ کی طرح محض لغو اور باطل ٹھہرایا جائے بلکہ چاہیئے کہ قرآن اور سنت کو حدیثون پر قاضی سمجھا جائے اور جو حدیث قرآن اور سنت کے مخالف نہو اسکو بسر و چشم قبول کیا جاوے یہی صراط مستقیم ہے مبارک وہ جو اس کے پابند ہوتے ہین اور نہایت بدقسمت اور نادان وہ شخص ہے جو بغیر لحاظ اس قاعدہ کے حدیثون کا انکار کرتا ہے

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کرین اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دین اور اگر حدیث مین کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت مین اور نہ قرآن مین مل سکے تو اس صورت مین فقہ حنفی پر عمل کرلین کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت مین علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لین لیکن ہوشیار رہین کہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی طرح بیوجہ احادیث سے انکار نکرین ہان جہان قرآن اور سنت سے کسی حدیث کو معارض پاوین تو اس حدیث کو چھوڑ دین۔ یاد رکہین کہ ہماری جماعت بہ نسبت عبد اللہ کے اہل حدیث سے اقرب ہے اور عبد اللہ چکڑالوی کے بیہودہ خیالات سے ہمین کچھ بھی مناسبت نہیں ہر ایک جو ہماری جماعت مین ہے اسے چاہیئے کہ وہ عبد اللہ چکڑالوی کے عقیدون سے جو حدیثون کی نسبت وہ رکھتا ہے بدل متنفر اور بیزار ہو اور ایسے لوگون کی صحبت سے حتی الوسع نفرت رکہین کہ یہ دوسرے مخالفون کی نسبت زیادہ برباد شدہ فرقہ ہے اور چاہیئے کہ نہ وہ مولوی محمد حسین کے گروہ کی طرح حدیث کے بارہ مین افراط کی طرف جہکین اور نہ عبد اللہ کی طرح تفریط کی طرف مائل ہون بلکہ اس بارہ مین وسط کا طریق اپنا مذہب سمجھ لین یعنی نہ تو ایسے طور سے بکلی حدیثون کو اپنا قبلہ و کعبہ قرار دیدین جس سے قرآن متروک اور مہجور کی طرح ہو جائے (باقی آئندہ)

آج رات مجھے رویا مین دکہایا گیا کہ ایک درخت باردار اور نہایت لطیف اور خوبصورت پہلون سے لدا ہوا ہے اور کچھ جماعت اور زور سے ایک بوٹی کو اس پر چڑہانا چاہتی ہے جس کی جڑ نہین بلکہ چڑہا رکھی ہے وہ بوٹی افتیمون کی مانند ہے اور جیسے جیسے وہ بوٹی اس درخت پر چڑہتی ہے اس کے پہلون کو نقصان پہنچاتی ہے اور اس لطیف درخت مین ایک کہجاہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے اور جن پہلون کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے انکے ضائع ہونیکا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہین تب میرا دل اس بات کو دیکھ کر گھبرا گیا اور پگھل گیا اور مین نے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پر کہڑا تہا پوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بوٹی کیسی ہے جسنے ایک لطیف درخت کو شکنجہ مین دبا رکہا ہے تب اس نے جواب مین مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہین جو قرآن کے مخالف ہین یا مخالف ٹہرائی جاتی ہین اور ان کی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا ہے اور اسکو نقصان پہنچا رہی ہین۔ تب میری آنکھ کہل گئی چنانچہ مین آنکھ کہلتے ہی اس وقت جو رات ہے اس مضمون کو لکھ رہا ہون اور اسے ختم کرتا ہون اور یہ سہ شنبہ کی رات ہے اور ۱۲ بجے کے بعد ۲۰ منٹ کم دو بجے کا وقت ہے فالحمد للہ علی ذالک ٭

+ اسی رات مین ایک الہام ہوا بوقت ۳ بجے ۲ منٹ اوپر اور وہ یہ ہے من اعرض عن ذکری نبتلہ بذریۃ فاسقۃ ملحدۃ یمیلون الی الدنیا ولا یعبدوننی شیئاً۔ جو شخص قرآن سے کنارہ کریگا ہم اس کو ایک خبیث اولاد کے ساتھ مبتلا کرینگے جن کی ملحدانہ زندگی ہوگی وہ دنیا پر گرینگے اور میری پرستش سے ان کو کچھ بھی حصہ نہ ہوگا یعنی ایسی اولاد کا انجام بد ہوگا اور توبہ اور تقویٰ نصیب نہ ہوگا۔ منہ

اظہار قبول صداقت

سید عبد الحی صاحب احمدی عرب ساکن بغداد جنہون نے قریبًا چار سال سے حضرۃ اقدس امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھہ پر اپنے تمام عقائد اہل التشیع وغیرہ سے توبہ کر کے بیعت کی ہے چند ایام مین ملک عرب کو تشریف لے جانے والے ہین ان کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ صرف کلمۃ الحق کی تبلیغ اور اشاعت کی خاطر یہ سفر اختیار کرتے ہین تاکہ اہل عرب کو اس نور کی طرف دعوت کرین جو خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی نجات کے واسطے **قادیان** مین چمکایا ہے اس سے پیشتر تو اہل التشیع انکو ایک بڑا مقدس عالم اپنے مذہب کا خیال کر کے ان کو اپنے ماتم کی محفلون کا امام بناتے تھے اور ابھی سید عبد الحی صاحب احمدی عرب کو کئی ہزار شعر عربی اور فارسی زبان مین یاد ہے مگر حق اور راستی کی قبولیت کے بعد بڑے سے بڑا عالم بھی راستی کے منکرون کے نزدیک ایک عامی اور ادنیٰ آدمی گمان کر لیا جاتا ہے اس لئے خدا جانے وہ انکی نسبت کیا رائے ظاہر کرین ذیل مین ہم انکا ایک اشتہار درج کرتے ہین جو انہون نے قادیان مین اس غرض سے چھپوایا ہے کہ وہ بعض بلاد مین شائع کرین ۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابلاغ للمومنین والسادۃ الاکرمین اعنی السادۃ البحاریہ والمدائنۃ من اہل بطالۃ

نمبر اول

ناظرین پر واضح ہو کہ مین اہل التشیع مین سے ایک سخت شیعہ تھا اور ہمیشہ اپنے وعظون مین بھی یہی بیان کرتا رہا اور منبر پر چڑھ کر مرثیہ خوانی کرتا رہتا تھا مثلاً لودیانہ ۔ پشاور ۔ لکھنؤ وغیرہ اور مین ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ جس آدمی کو مذہب حق کی تلاش ہو وہ شیعہ مذہب مین داخل ہو بجز شیعہ کے کہین حق نہین پائیگا مگر جب مین پنجاب مین سیاحت کرتا ہوا آیا تو مین نے سنا کہ ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ مین امام منتظر ہون اور مسیح موعود ہون مجھے اسکے دیکھنے کا شوق ہوا اس خیال سے مین قصبہ قادیان ضلع گورداسپور تک پہنچا مین نے خود اس کو دیکھا اور فرماتا تھا کہ جو شخص میرے پاس رہیگا وہ ضرور میری تائید مین نشان دیکھیگا مین تین ماہ تک سخت مخالفت کی حالت مین رہا اور اس عرصے مین نے کئی نشان دیکھے اور حقائق و معارف خوب سنے رفتہ رفتہ فضل الٰہی میرے شامل حال ہوتا گیا تو مین نے مذہب شیعہ سے توبہ نصوح کی اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو سچے مومن اور پکے مسلم سمجھا اور رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ کا مصداق یقین کیا غرض مین نے اس انسان کو امام منتظر سمجھ لیا اور اس کی بیعت کر لی اور مین قریبًا چار برس قادیان مین رہا اور میرا اب عرب جانے کا ارادہ ہے لیکن مین مناسب سمجھتا ہون کہ عرب جانے سے پیشتر اپنے یہان کے شیعہ بھائیون پر وہ حق جو مین نے دیکھا اور سمجھ لیا ہے اچھی طرح ظاہر کرون اور ان کو امام منتظر علیہ السلام کی طرف توجہ دلاؤن جسکا ظہور قادیان مین ہو چکا ہے اور جس کی انتظار مین صدیان گذر گئین اور مین رستہ پر ہر شہر مین چار یا پانچ دن تک قیام کرونگا اور بازار مین تمام شیعون کے سامنے بزبان عربی فارسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات کی بابت بیان کرونگا کہ مین نے وہان جا کر بچشم خود کیا دیکھا اور کیا خدا کی ہستی پر یقین ہوا اور جہان مین پہنچونگا وہان کے شہر والون کو یہ اطلاع دیدونگا کہ ہر شخص جو طالب حق ہے میرا وعظ سننے کے واسطے بازار مین تشریف لاوین ۔

المشتہر سید عبد الحی العربی الحویزی خادم المسیح الموعود والمہدی المسعود الساکن بلدۃ قادیان علیہ السلام

البدر (نمبر ۶)

منشی نبی بخش صاحب احمدی کلرک اکزمینر آفس لاہور ایک ایسے احمدی بھائی کے نام البدر جاری کرواتے ہین جو خود خریداری کی مقدرت نہین رکھتے خدا اس نصرت کی انکو جزاء خیر دیوے اور دیگر اہل وسعت احباب کو ایسی توفیق عطا کرے ۔

شیخ نور احمد صاحب افریقہ سے تشریف لا کر اپنے دو رشتہ دارون کے نام ۶ و ۶ ماہ کے واسطے البدر جاری کرواتے ہین ۔

میان محمد یٰسین صاحب داتہ سے ایک خریدار البدر دیتے ہین ۔

نوٹ ابھی تک بہت سے مقامات ایسے ہین جہان کے احباب کے نام اور پتہ ہمین معلوم نہین ہین ہم ان احباب کے بہت مشکور ہونگے جو انکے پتہ لکھکر ہمین روانہ کر دیوین کہ البدر ان کے پاس بطور نمونہ کے روانہ کیا جاوے

نقل خط میان احمد دین صاحب ۔ از گوجرانوالہ

مین آپکے اخبار کی اشاعت مختلف اور دور دور کے شہرون مین کرتا ہون اور بجز اسکے میرا دل چاہتا ہے کہ حضرت اقدس امام ہمام کے کلمات کی خریدار تمام دنیا ہو جاوے اور مین یہ بھی چاہتا ہون کہ کچھ نہین تو کم از کم **پانچسو** خریدار کیلا آپ کو دون آپ مجھے اپنا مقروض سمجھین اور دعا کرین کہ مین آپ کا قرض باسانی اتار دون اور نیز دعا کرین کہ اللہ تعالےٰ مجھکو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دیوے آمین

عملی شکریہ

ناظرین پر واضح ہو کہ آج تک قریب ۳۰ خریدار کے میان احمد دین صاحب موصوف البدر کو دے چکے ہین خدا تعالیٰ ان کی آرزو کو پورا کرے اور ہر ایک کے دل مین نیکی اور راستی کی باتون کی قبولیت اور اشاعت کی ایسی ہی قدردانی ڈالے جیسی کہ میان احمد دین صاحب موصوف نے اپنے خط مین ظاہر کی ہے دراصل ان ضرورتون کے محسوس کرنیکے واسطے بھی دل اور گردہ چاہیئے ورنہ ہر ایک کا یہ کام نہین ہے کہ اپنی ہمتون اور کوششون اور وجاہت تعلقات اخوت و قرابت کو ایسے کامون مین صرف کرے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اوس سے انجام کار ایک بڑی بھاری قوم مستفید ہو سکے دراصل اس وقت **البدر** کو ایسے ایسے ہمدردون کی بڑی ضرورت ہے اور امید ہے کہ جہان خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے آجتک دو احباب کے دل مین اس ہمدردی کی روح پھونکی ہے وہ اورون مین بھی پھونک دیگا کیونکہ وہ **قادر** خدا ہے اور جب تک وہ اپنے بندون کو اپنے قادرانہ تصرفات نہ دکہاوے تو یقین کیسے ترقی کرے دوسرے مہربان ہمارے **میر محمد سعید صاحب** کنگلی نزیل حیدرآباد دکن ہین جنہون نے آج تک ۲۰ خریدار بہم پہنچائے ہین ایسے ہمدردون کا پیدا ہو جانا ایک نعمت الٰہی ہے جسکا شکریہ ہم پر ضروری ہے اور البدر نمبر ۴ کے اول کالم مین جس عملی شکریہ کی ہم نے توفیق طلب کی تھی اس کی ایک راہ اللہ تعالےٰ نے کہول دی ہے اور ہم [illegible] اسے اسطرح ادا کرتے ہین کہ اگر احمدیہ جماعت مین سے کوئی ایسے دو صاحب بھی ہین جو عیالدار خرچ کر کے **البدر** کی خریداری کی مقدرت نہین رکھتے اور وہ مشتاق ہین کہ حضرۃ امام زمان کے کلمات طیبات اونکے کان تک پہنچین تو وہ صرف ہمارے پاس تیرہ (۱۳) آنے یعنی سالانہ محصول ڈاک روانہ کر دیوین تو ہم ایک سال تک پرچہ مفت ان کی خدمت مین پہنچاتے رہینگے مگر یاد رہے کہ وہ ایسے دو صاحب ہون جو ایک تو قادیان سے باہر رہتے ہون اور ان کے پاس کسی ذریعہ سے حضرت کے حالات نہ پہنچ سکتے ہون اور اگر میان **احمد دین صاحب** اور **میر محمد سعید صاحب** خود ایسے دو صاحب منتخب کر کے انکا مفصل پتہ روانہ کر دیوین اور منتخب شدہ صاحب محصول ڈاک سالانہ روانہ کر دین تو انکے نام جاری کرنے مین ہماری عین خوشی ہے اور جو صاحب ایسی درخواست خود کرین تو ہمین اختیار ہوگا کہ ہم وہان کی جماعت سے دریافت کر لین

ضمیمہ نزول المسیح

بقیہ مضمون اعجاز احمدی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

وہ نشان جو انکو دکہائے گئے اگر نوح کی قوم کو دکہائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو انپر پتھر نہ برستے مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہین اور کہتے ہین کہ رات ہے یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے خدا کے نشانون کی تکذیب سہل نہین اور کبھی زمانہ مین اسکا انجام اچھا نہین ہوا تو کیا اب اچھا ہو جائے گا مگر اس زمانہ مین دہریت پھیل گئی اور دل سخت ہو گئے اور نہین ڈرتے ہین ان لوگون کو کس سے تشبیہ دون یہ لوگ اس اندھے سے مشابہ ہین جو آفتاب کے وجود سے انکار کرتا ہے اور اپنے اندہاپن سے متنبہ نہین ہوتا یہ لوگ ان یہودیون اور عیسائیون کی طرح ہین جو صدہا خدا کی تائیدین اور معجزات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور مین آئے نہین دیکھتے اور احد کی لڑائی اور حدیبیہ کے قصہ کو پیش کرتے ہین اور حضرۃ عیسٰی کی نسبت بھی یہودیون کا بھی حال ہے ✦

حال مین ایک یہودی کی تالیف شائع ہوئی ہے جو میرے پاس اس وقت موجود ہے گویا وہ محمد حسین یا ثناء اللہ کی تالیف ہے وہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ اس شخص یعنی عیسٰی سے ایک معجزہ بھی ظہور مین نہین آیا اور نہ کوئی پیشگوئی اسکی سچی نکلی۔ وہ کہتا تہا کہ داؤد کا تخت مجھے ملے گا کہان ملا وہ کہتا تہا کہ بارہ حواری بہشت مین بارہ تخت پائینگے کہان بارہ کو وہ تخت ملے یہودا اسکریوطی تیس روپیہ لے کر اس سے برگشتہ ہو گیا اور حواریون مین سے کاٹا گیا اور پطرس نے تین مرتبہ اسپر لعنت بھیجی کیا وہ تخت کے لائق رہا۔ اور نیز کہتا تہا کہ اس زمانے کے لوگ ہنوز نہین مرین گے کہ مین واپس آجاؤن گا کہان واپس آیا اور پہر یہ یہودی لکھتا ہے کہ اس شخص کے جھوٹا ہونے پر یہی کافی ہے کہ ملاکی نبی کے صحیفہ مین ہمین خبر دی گئی ہے کہ سچا مسیح جو یہودیون مین آنیوالا تہا وہ ہرگز نہین آئے گا جب تک الیاس نبی دوبارہ دنیا مین نہ آجائے پس کہان الیاس آسمان سے نازل ہوا اور پہر اس جگہ بہت شور مچاتا ہے اور لوگون کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ دیکھو ملاکی نبی کی کتاب مین پیشگوئی تو یہ تھی کہ خود الیاس اس دنیا مین دوبارہ آئے گا اور یہ شخص یوحنا کو (جو مسلمانون مین یحیٰی کے نام سے مشہور ہے) الیاس بتاتا ہے گویا اسکا مثیل قرار دیتا ہے مگر خدا نے تو ہمین مثیل کی خبر نہین دی اس نے تو صاف فرمایا تہا کہ خود الیاس دوبارہ آجائے گا اور ہم قیامت کو اگر پوچھے بھی جائین تو یہی کتاب خدا کے سامنے پیش کر دینگے کہ تو نے کہان لکھا تہا کہ مثیل الیاس قبل مسیح موعود بھیجا جائیگا اور ان تحریرات کے بعد حضرت مسیح کی نسبت سخت بدزبانی کرتا ہے کتاب موجود ہے جو چاہے دیکھ لے ✦

اب بتاؤ کہ اس یہودی اور مولوی محمد حسین اور میان ثناء اللہ کے دل باہم متشابہ ہین یا نہین میری کسی پیشگوئی کے خلاف ہونے کی نسبت کس قدر جھوٹ بولتے ہین حالانکہ ایک بھی پیشگوئی جھوٹی نہین نکلی بلکہ تمام پیشگوئیان صفائی سے پوری ہو گئین شرطی پیشگوئیان شرط کیموافق پوری ہوئین اور ہون گی اور جو پیشگوئیان بغیر شرط کے ہین جیسا کہ لیکہرام کی نسبت پیشگوئی وہ اسیطرح پوری ہو گئین یہ تو میری پیشگوئیون کی واقعی حقیقت ہے۔ مگر جو اس یہودی فاضل نے حضرۃ عیسٰی علیہ السلام کی پیشگوئیون پر اعتراض کئے ہین بلکہ وہ ایسے سخت ہین کہ ان کا تو ہمین بھی جواب نہین آتا اور اگر مولوی ثناء اللہ یا مولوی محمد حسین یا کوئی پادری صاحبون مین سے ان اعتراضات کا جواب دے سکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اس کے حوالے کرینگے خدا کیلئے کر پیشگوئیون کا یہ حال اسے تو ہمین بھی تعجب ہے ایسی پیشگوئیون پر تو نسخ بھی جاری نہین ہو سکتا تا یہ خیال کیا جائے کہ وہ منسوخ ہو گئین تہین۔ ہان وعید کی پیشگوئیان جیسا کہ آتھم کی پیشگوئی یا احمد بیگ کے داماد کی پیشگوئی ایسی پیشگوئیان ہین جن کی قرآن اور توریت کے رو سے تاخیر بھی ہو سکتی ہے اور ان کا التوا انکے کذب کو مستلزم نہین کیونکہ خدا اپنے وعید کے روکنے پر اختیار رکہتا ہے جیسا کہ مسلمانون اور عیسائیون کا یہی عقیدہ ہے کیونکہ یونس نبی کی پیشگوئی جو عذاب کے لئے تھی اسکے ساتھہ کوئی شرط توبہ وغیرہ کی نہین تب بھی عذاب ٹل گیا اور کوئی مسلمان یا عیسائی نہین کہہ سکتا کہ یونس جھوٹا تہا۔ دیکھو کتاب یونہ نبی اور درمنثور ✦

اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہین جن کی رو سے ان کو اسلام ہی سے ہاتھ دہونا پڑتا ہے اگر ان کے دلمین تقوے ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نکرتے جنمین دوسرے نبی شریک غالب ہین اور پہر تعجب یہ کہ ہزارہا پیشگوئیان جو بڑی صفائی سے پوری ہو گئین نظر نہین ڈالتے اور اگر کوئی پیشگوئی اپنی حماقت سے سمجھہ مین نہ آوے تو بار بار اسکو پیش کرتے ہین کیا یہ ایمانداری ہے اگر ان کو طلب حق ہوتی تو انکے لئے طریقہ تصفیہ آسان تہا کہ وہ خود قادیان آتے اور مین انکی آمد و رفت کا خرچ بھی دیدیتا اور بطور مہمانون کے ان کو رکہتا تب وہ دل کہولکر اپنی تسلی کر لیتے دور بیٹھے بغیر دریافت پوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے اور کیا اس کا سبب ہو سکتا ہے ✦

اسیطرح کے بیوقوف ایک مرتبہ پانسو کے قریب حضرۃ مسیح سے مرتد ہو گئے تہے کہ اس شخص کی پیشگوئیان صحیح نہین نکلین اور در اصل یہودا اسکریوطی مرتد ہونے کا بھی یہی سبب تہا کہ علانیہ ہتیار بھی خریدے گئے تہے مگر سب بات کچی رہی اور داؤد کے تخت والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی آخر یہودا بیزار ہو کر مرتد ہو گیا مسیح کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ یہ بے ایمان ہو جائیگا اور خواہ نخواہ اسکے لئے بھی بہشتی تخت کا وعدہ کیا ایسا ہی بعض مخالفون نے حدیبیہ کے سفر پر اعتراض کیا کہ یہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی اور سفر طول طویل دلالت کرتا تہا کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اسی طرف تہا کہ ان کو کعبہ کے طواف کے لئے اجازت دیجائیگی جیسا کہ پیشگوئی تھی اس پر بعض بدبخت مرتد ہو گئے اور حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ چند روز ابتلا مین رہے اور آخر اس لغزش کی معافی کیلئے کئی اعمال نیک بجا لائے جیسا کہ ان کے قول سے ظاہر ہے یہ نمونے بدبختون کیلئے موجود ہین مگر پہر بھی اس وقت کے نادان مخالف بدبختی ہی کیطرف دوڑتے ہین اور شقاوت سر پر سوار ہے باز نہین آتے کیا کیا اعتراض بنا رکھے ہین مثلاً کہتے ہین کہ مسیح موعود کا دعوی کرنے سے پہلے براہین احمدیہ مین عیسے علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے اے نادانو اپنی عاقبت کیون خراب کرتے ہو اس اقرار مین کہان لکہا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہون اور مجھے کب اس بات کا دعوی ہے کہ مین عالم الغیب ہون جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسٰی فوت ہو گیا ہے تب تک مین اسی عقیدہ پر قائم تہا جو تم لوگون کا عقیدہ ہے اسی وجہ سے کمال سادگی سے مینے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین مین لکہا ہے جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کہولدی تو مین اس عقیدہ سے باز گیا مین نے بجز کمال یقین کے جو میرے دلپر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بہر دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین مین میرا نام عیسٰی رکہا گیا تہا اور مجھے خاتم الخلفا ٹہرایا گیا تہا اور میری نسبت کہا گیا تہا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا مجھے بتلایا گیا تہا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث مین موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ مین کہلے کہلے طور پر درج تہا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکہا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ مین براہین احمدیہ مین صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹہرایا

گیا تہا مگر پہر بھی مین نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ مین لکھدیا پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تہی مگر مین نے اس رسمی عقیدہ کو براہین مین لکھدیا مین خود تعجب کرتا ہون کہ مین نے باوجود کہلی کہلی وحی کے جو براہین احمدیہ مین مجھے مسیح موعود بناتی تہی کیونکر اس کتاب مین یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا +

پھر مین قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین مین مسیح موعود قرار دیا ہے اور حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جا رہا جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کہولدی جائے تب تواتر سے اس بارہ مین الہامات شروع ہوئے **کہ تو ہی مسیح موعود ہے** +

پس جب اس بارہ مین انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا **فاصدع بما تؤمر** یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کہول کر لوگون کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل مین روز روشن کیطرح یقین بٹہا دیا گیا تب مین نے یہ پیغام لوگون کو سنا دیا یہ خدا کی حکمت عملی میری سچائی کی ایک دلیل تہی اور میری سادگی اور عدم بناوٹ پر ایک نشان تہا اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور انسانی منصوبہ اس کی جڑ ہوتی تو مین براہین احمدیہ کے وقت ہی یہ دعوے کرتا کہ مین مسیح موعود ہون مگر خدا نے میری نظر کو پہیر دیا مین براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے یہ میری سادگی تہی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تہی ورنہ میرے مخالف مجھے بتلا دین کہ مین نے باوجودیکہ براہین احمدیہ مین مسیح موعود بنایا گیا تہا بارہ برس تک یہ دعوٰی کیون نہ کیا اور کیون براہین مین خدا کی وحی کے مخالف لکھدیا گیا یہ امر قابل غور نہین جو ظہور مین آیا کیا یہ طریق بے ایمانی نہین کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو تو پیش کرتے ہین جہان مین نے معمولی اور رسمی عقیدہ کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ پیش نہین کرتے کہ اسی براہین احمدیہ مین مسیح موعود ہونے **کا دعوی** بھی موجود ہے یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ مین پہلے سے طیار کر رکہا ہے ایک دشمن بھی گواہی دیسکتا ہے کہ براہین احمدیہ کے وقت مین اس سے بے خبر تہا کہ مین مسیح موعود ہون تبہی تو مین نے اسوقت یہ دعوی نہ کیا پس وہ الہامات جو میری بے خبری کے زمانے مین مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہین ان کی نسبت کیونکر شک ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کا افترا ہین کیونکہ اگر وہ میرا افترا ہوتے تو مین اسی براہین مین اُس سے فائدہ اٹہاتا اور اپنا دعوے پیش کرتا اور کیونکر ممکن تہا کہ مین اسی براہین مین یہ بھی لکہہ دیتا کہ عیسٰی علیہ السلام دوبارہ دنیا مین آئے گا ان دونون متناقض مضمونون کا ایک ہی کتاب مین جمع ہونا اور **میرا اس وقت مسیح موعود کا دعوی نہ کرنا ایک منصف جج کو** اس رائے کو ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کیطرف سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارے مین براہین احمدیہ مین موجود تہی اس لئے مین نے ان دو متناقض باتون کو براہین مین جمع کر دیا +

اگر براہین احمدیہ مین فقط یہ ذکر ہوتا کہ وہی عیسٰی علیہ السلام دوبارہ دنیا مین آئے گا اور میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر نہ ہوتا تو البتہ ایک جلد باز کسی قدر اس کلام سے فائدہ اٹہا سکتا تہا کہ براہین احمدیہ سے بارہ برس بعد کیون اس پہلے عقیدہ کو چھوڑ دیا گیا گویا ایسا کہنا بھی فضول تہا کیونکہ انبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے ہین اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہین ہو سکتے کیونکہ وہ ان کی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام تاہم عوام کے آگے یہ دہوکا پیش جا سکتا تہا مگر اب تو ایسے بیہودہ اعتراض کو قدم رکھنے کی جگہ نہین کیونکہ اسی براہین احمدیہ مین اظہار دعوی سے بارہ برس پہلے جا بجا مجھے مسیح موعود قرار دیا گیا ہے اور عقلمند کے آگے میری سچائی کے لئے یہ نہایت صاف دلیل ہے

غرض براہین احمدیہ مین حضرت عیسٰی کی دوبارہ آمد کا ذکر ایک نادان کو اس وقت دہوکا دیسکتا تہا جبکہ براہین احمدیہ مین میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر نہ ہوتا مگر وہ ذکر تو ایسا صاف تہا کہ لودیانہ کے مولویون محمد اور عبدالعزیز اور عبداللہ نے اسی زمانہ مین اعتراض کیا تہا کہ یہ شخص اپنا نام **عیسٰی** رکہتا ہے اور عیسٰی کی نسبت جسقدر پیشگوئیان ہین وہ سب اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور ان کا جواب مولوی محمد حسین نے اپنے **ریویو** مین دیا تہا کہ یہ اعتراض فضول ہے کیونکہ اسی براہین مین حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا اقرار بھی تو موجود ہے +

پس مین خدا کی حکمت عملیون پر قربان ہون کہ کیسے لطیف طور سے پہلے سے میری بریت کا سامان براہین مین تیار کر رکہا۔ اگر براہین احمدیہ مین حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا کچھ بھی ذکر نہ ہوتا اور صرف میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہوتا تو وہ شور جو سالہا سال بعد پڑا اور تکفیر کے فتوے طیار ہوئے یہ شور اسی وقت پڑ جاتا اور اگر براہین مین صرف حضرت مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہوتا اور میرے مسیح موعود ہونے کے الہامات اسمین مذکور نہ ہوتے تو جاہلون کے ہاتہ مین ایک حجت آجاتی کہ براہین مین تو حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا اقرار تہا اور پہر بارہ برس بعد اس آمد سے انکار کیون کیا گیا مگر ایکطرف وحی الٰہی کا براہین مین مجھے مسیح موعود قرار دینا اور ایکطرف اسکے برخلاف میرے قلم سے رسمی عقیدہ کے طور پر آمد ثانی مسیح کا ہونا یہ ایسا امر ہے کہ عقلمند اس سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ خاص خدا کی حکمت عملی ہے۔ غرض خدا کی حکمت عملی نے مجھے اس غلطی کا مرتکب کر کے کہ مین نے مسیح کی آمد ثانی کا اسی کتاب مین ذکر کر دیا جہان میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر تہا میری سادگی اور عدم افترا کو ظاہر کر دیا ورنہ کیا شک تہا کہ وہ سب الہامات جو براہین احمدیہ مین مندرج ہین جو مجھے مسیح موعود بناتے ہین وہ تمام افترا پر محمول ہوتے۔ اور یہ بات تو کوئی عقل سلیم قبول نہین کریگی جو دعوے مسیح موعود ہونے کا براہین احمدیہ سے بارہ سال بعد پیش کیا گیا اسکا منصوبہ اتنی مدت پہلے بنا رکہا تہا۔ غرض اسی کتاب مین جسمین میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہے حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا بھی ذکر ہونا یہی میری سادگی اور عدم افترا پر ایک **زندہ گواہ** ہے +

افسوس کہ ہمارے مخالفون کی کچھ ایسی عقل ماری گئی ہے کہ وہ ہر بات کی ایک ٹانگ لے لیتے ہین اور دوسری چھوڑ دیتے ہین آتھم عیسائی کے ذکر کے **وقت شرط** کا نام نہین لیتے اور اس کا پیشگوئی کے مطابق مر جانا اور داخل قبر ہو جانا جو پہلے سے بیان کیا گیا تہا زبان پر نہین لاتے اور جن واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ آتھم نے آنحضرۃ صلعم کو دجال کہنے سے رجوع کیا ان واقعات کا نام نہین لیتے کیا مجال کہ ان واقعات کی طرف اشارہ بھی کرین سب کہا جاتے ہین اور جب احمد بیگ کے داماد کا ذکر کرتے ہین تو ہرگز لوگون کو نہین بتلاتے کہ ایک حصہ اس پیشگوئی کا میعاد کے اندر پورا ہو چکا ہے یعنی احمد بیگ میعاد کے اندر مر گیا اور دوسرا حصہ قابل انتظار ہے اور یہ بھی نہین بتلاتے کہ پیشگوئی وعید کے متعلق اور نیز شرطی تہی جیسا کہ الہام **توبی توبی فان البلاء علی عقبک** سے ظاہر ہوتا ہے جو کئی دفعہ شائع ہو چکا تہا اور ظاہر ہے کہ ایسی موت کے بعد جو احمد بیگ کی موت تہی **خوف** دامنگیر ہونا ایک طبعی امر تہا پس اسی خوف سے دوسرے حصے کے پورے ہونے مین تاخیر ہو گئی جیسا کہ وعید کی پیشگوئیون مین عادت اللہ ہے مگر یہ بداندیش مخالف ان امور کا کبھی ذکر بھی نہین کرتے اور یہودیون کی طرح اصل صورت حال کو مسخ کر کے ایسے طور سے تقریر کرتے ہین جس جاہلون کے دلون مین شبہات ڈالدین بلکہ ان لوگون نے تو یہودیون کے بھی کان کاٹے کیونکہ یہ لوگ تو بات بات مین افترا سے کام لیتے ہین جیسا کہ مولوی ثناء اللہ نے موضع مُد کی بحث مین یہی کارروائی کی اور دہوکا دیکر کہا کہ دیکھو اس شخص نے اپنی ایک پیشگوئی مین لکہا تہا کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر لڑکی پیدا ہوئی اور بعد مین لڑکا پیدا ہو کر مر گیا اور پیشگوئی جہوٹی نکلی + (باقی آئندہ)

اب ان بھلے مانسون کوئی پوچھے کہ اگر تمہارے بیان مین کوئی بے ایمانی اور جھوٹ نہین تو تم وہ الہام شائع کردہ پیش کرو جسمین خدا خبر دیتا ہو کہ ضرور اسی دفعہ لڑکا پیدا ہوگا یا یہ خبر دیتا ہو کہ لڑکی کے بعد پیدا ہونیوالا وہی موعود لڑکا ہے نہ اور کوئی۔ اگر ہم نے یہ خیال بھی کیا ہو کہ شاید یہ لڑکا وہی ہے تو ہمارا خیال کیا چیز ہے جب تک کھلی کھلی وحی الہی نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے خیال سے یہ گمان کیا تھا کہ یمامہ کی طرف میری ہجرت ہوگی مگر وہ خیال صحیح نکلا اور آخر مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی۔ اور اگر پیشگوئی مین یہ ضرور تھا کہ پہلے ہی حمل سے وہ لڑکا پیدا ہوگا تو وحی الہی مین یہ الفاظ ہونے چاہیئے تھے مگر کیا کوئی دکھلا سکتا ہے کہ وحی مین کوئی لفظ تھا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بنی اسرائیل کے کئی نبیون نے پیشگوئیاں کی تہین کہ وہ پیدا ہوگا مگر بہت سے نبیون کے آنے کے بعد سب کے آخر مین آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے۔ اب کیا کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ ان نبیون کی پیشگوئیان جہوٹی نکلین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ کے بعد پورے دو ہزار برس گذرنے کے بعد پیدا ہوئے۔ حالانکہ توریت کی پیشگوئی کی رو سے یہودی خیال کرتے تھے کہ وہ نبی جلد پیدا ہو جائیگا۔ اور ایسا نہوا بلکہ درمیان مین کئی نبی آئے۔ پس ایسے اعتراض یا تو دیوانہ کرتا ہے اور یا نہایت درجہ کا خبیث انسان جسکو خدا کا خوف نہین ✦

یہ باتین مولوی ثناءُاللہ نے مقام مُدّ کے مباحثہ مین پیش کی تہین ان باتون سے ہرایک خداترس سمجھ سکتا ہے کہ کہان تک ان مولوی صاحبون کی نوبت پہنچ گئی ہے وہ جوش تعصب سے منہاج نبوة کو اور اُس معیار کو جو نبیون کی شناخت کے لئے مقرر ہے پیش نظر نہین رکھتے اور ہرایک اعتراض ان کا سراسر جھوٹ اور شیطانی منصوبہ ہوتا ہے اگر یہ سچے ہین تو قادیان مین آکر کسی پیشگوئی کو جھوٹا تو ثابت کرین اور ہرایک پیشگوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ لیکن اس تفتیش کیوقت منہاج نبوت کو معیار صدق وکذب کے لئے ٹہراوین مین یقیناً کہتا ہون کہ اگر میرے معجزات اور پیشگوئیان انکے نزدیک صحیح نہین تو انکو تمام انبیا علیہم السلام سے انکار کرنا پڑے گا اور آخر اُن کی موت کفر پر ہوگی ✦

افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہین ڈرتے۔ انبار در انبار ان کے دامن مین جھوٹ کی نجاست ہے عیسائیون اور یہودیون کی پیروی کرتے ہین عیسائی کہا کرتے تھے کہ آنحضرت کے لئے قرآن شریف مین فتح کی پیشگوئی کی گئی تھی تو آپ نے جنگین کیون کین اور دشمنون کو حیلون تدبیرون سے قتل کیون کیا آج اسی قسم کے اعتراض یہ لوگ پیش کر رہے ہین مثلاً کہتے ہین کہ احمد بیگ کی لڑکی کے لئے انکو قلوب کی تالیف کے لئے حیلون سے کیون کوشش کیگئی اور کیون احمد بیگ کی طرف ایسے خط لکھے گئے مگر افسوس کہ یہ دونون یعنی عیسائی اور نئے یہود یہ نہین سمجھتے کہ پیشگوئیون مین جائز کوشش کو حرام نہین کہا گیا جس شخص کو خدا یہ خبر دے کہ فلان بیمار اچھا ہو جائیگا اس کو منع نہین ہے کہ وہ دعا بھی کرے کیونکہ شاید دوا کے ذریعے سے اچھا ہونا مقدر ہو غرض ایسی کوشش کرنا نہ عیسائیون اور یہودیون کے نزدیک ممنوع ہے نہ اسلام مین مولوی ثناءُاللہ نے اسی مُدّ کے مباحثہ مین یہ اعتراض بھی پیش کیا ہے کہ جو ذلت کی پیشگوئی محمد حسین اور جعفر زٹلی اور انکے دوسرے رفیق کی نسبت کی گئی تھی وہ پوری نہین ہوئی اگر یہ لوگ ایسا اعتراض نکرتے تو پھر یہود کی مشابہت کیونکر ہوتی میرے نزدیک ضروری تھا کہ ایسے اعتراض ہوتے اے بھلے مانس جس حالت مین اسی مقدمہ کے اثناء مین مولوی محمد حسین کی وہ تحریر پکڑی گئی جو فتویٰ تکفیر کے مخالف ہے تو کیا ایک عالمانہ حیثیت کی نظر سے اس کی ذلت اور رسوائی نہین ہوئی یعنی میرے مقابل تو اُس نے اشاعة السنة مین مہدی موعود کا انکار کفر قرار دیا اور شور مچایا کہ یہ شخص اسلام کے عقیدہ مسلمہ کیمخالف ہے۔ اور حق یہی ہو کہ مہدی موعود ظاہر ہوگا اور مسیح آسمان سے نازل ہوگا اور پھر گورنمنٹ کے خوش کرنے کے لئے مہدی کا انکار کردیا وہ رسالہ اُس کا پکڑا گیا اور اسپر اسی کے بہائیون کی کفر کا فتویٰ بھی لگایا گیا اب کہو اس منافقانہ کارروائی سے اُس کی عزت ہوئی یا ذلت۔ ذلت صرف اسیکا نام نہین کہ برسر بازار کسی کے سر پر جوتے پڑین بلکہ جو شخص مولوی اور متقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا منافقانہ چلن اگر ثابت ہو جائے تو اس سے بڑھکر اس کی کوئی ذلت نہین منافق سے ذلیل تر اور کوئی نہین ہوتا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار یہ کس قدر سیاہی کا ٹیکا ہے کہ لوگون کے سامنے بیان کرنا کہ مہدی کا آنا حق ہے اور انکار کفر ہے اور خوب لڑائیان ہونگی اور گورنمنٹ کو خوش کرنیکیلئے یہ کہنا کہ یہ سب جھوٹ ہے اگر اب بھی ذلت نہین ہوئی تو ہمین اقرار کرنا پڑیگا کہ آپ لوگون کی عزتین ایک ریختہ کی عمارت سے بھی زیادہ پکی ہین کہ کسی بد چلنی سے انمین فرق نہین آتا۔ رہی عزة جعفر زٹلی کی پس ان لوگون کا کوئی مستقل وجود نہین یہ سب مولوی محمد حسین کے سایہ ہین وہ ان کا ایڈووکیٹ جو ہوا جبکہ انکے ایڈووکیٹ کی ذلت ثابت ہوگئی تو کیا ان کی ذلت پیچھے رہ گئی سایہ ہمیشہ اصل کا تابع ہوتا ہے جبکہ اصل درخت ہی گر پڑا تو سایہ کیونکر کہڑا رہ سکتا ہے ابھی اگر کسیکو شک ہو تو دونون بیان مولوی محمد حسین کے میرے پاس موجود ہین ایک بیان تو قوم کے خوش کرنیکیلئے اور دوسرا بیان گورنمنٹ کے خوش کرنیکیلئے وہ دونون بچشم خود دیکھ لے اور پھر آپ انصاف کرے کہ مولوی کہلا کر اور سو حدون کا ایڈووکیٹ بنکر یہ منافقانہ کارروائی۔ کیا یہ موجب عزت ہے یا ذلت ✦

ہم نے تو اس زمانے مین یہود دیکھ لئے اور ہم ایمان لائے کہ آیت غیر المغضوب علیہم اسی بات کی طرف اشارہ کر رہی تھی کہ اس قوم مین بھی مغضوب علیہم ضرور پیدا ہونگے سو ہوگئے اور پیشگوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہوگئی مگر کیا آنت کچھ ایسی ہی بدقسمت ہے کہ انکی تقدیر مین یہود بننا ہی لکھا تھا اس عمل کو ہم خدای کریم کی طرف ہرگز کبھی منسوب نہین کر سکتے کہ یہود مردود بننے کے لئے تو یہ امت اور مسیح اسرائیل سے آوے ایسی کارروائی سے تو اس امت کی ناک کٹتی ہے اور اس خطاب کے لائق نہین رہتی کہ اسکو امت مرحومہ کہا جاوے پس اس امت کا یہود بننا جیسا کہ آیت غیر المغضوب علیہم سے سمجھا جاتا ہے اسبات کو چاہتا ہے کہ جو یہود مغضوب علیہم کے مقابل مسیح آیا تھا اس کا مثیل بھی اس امت مین سے آوے اسی کی طرف تو اس آیت کا اشارہ ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم افسوس کہ وہ حدیث بھی اسی زمانہ مین پوری ہوئی جسمین لکھا تھا کہ مسیح کے زمانے کے علماء ان سب لوگون سے بدتر ہونگے جو زمین پر رہتے ہونگے اور پہلے یہودیون پر ہم کیا افسوس کرین وہ تو اعتراض کے وقت کتاب اللہ کو پیش کرتے تھے گو معنے نہین سمجھتے تھے مگر یہ لوگ صرف من گھڑت باتین پیش کرتے ہین اور یہود تو حضرة عیسیٰ کے معاملہ مین اور ان کی پیشگوئیون کے بارہ مین ایسے قوی اعتراض رکھتے ہین کہ ہم بھی ان کا جواب دینے مین حیران ہین بغیر اسکے کہ یہ کہدین کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قایم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہین یہ احسان قرآن کا انپر ہے کہ انکو بھی نبیون کے دفتر مین لکھدیا اسیوجہ سے ہم ان پر ایمان لائے کہ وہ سچے نبی ہین اور برگزیدہ ہین اور ان تہمتون سے معصوم ہین جو انپر اور انکی مان پر لگائی گئی ہین قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ بڑی تہمتین انپر دو تہین ✦

(۱) ایک یہ کہ انکی پیدائش نعوذ باللہ لعنتی ہے یعنی وہ ناجائز طور پر پیدا ہوئے

(۲) دوسری یہ کہ اُن کی موت بھی لعنتی ہے کیونکہ وہ صلیب کے ذریعے سے مرے ہین اور توریت مین لکھا تھا کہ جو ولد الزنا ہو وہ ملعون ہے وہ ہرگز بہشت مین داخل نہ ہوگا اور اس کا خدا کی طرف رفع نہین ہوگا اور ایسا ہی یہ بھی لکھا تھا کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے یعنی جس کی صلیب کے ذریعے سے موت ہو وہ بھی لعنتی ہے اور اس کا بھی خدا کی طرف رفع نہین ہوگا یہ دونون اعتراض بڑے سخت تھے خدا نے قرآن شریف مین ان دونون اعتراضات کا ایک ہی جگہ جواب دیا ہے اور وہ یہ ہے

وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ

ولکن

شبہ لہم (الجزو ۶ سورۂ نساء) اس آیت مین دونون جملون کا جواب ہے اور خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ نا تو عیسٰی کی ناجائز ولادت ہے اور نہ وہ صلیب پر مرا بلکہ دہوکہ سے سمجھ لیا گیا کہ مرگیا ہے اس لئے وہ مقبول ہے اور اسکا نبیون کی طرح رفع ہو گیا ہے اب کہان ہین وہ مولوی جو آسمان پر حضرۃ عیسٰی کا جسم پہنچاتے ہین یہان تک تو سب جہگڑا ان کی روح کے متعلق تہا جسم سے انکو کچھہ علاقہ نہیں +

غرض قرآن شریف نے حضرۃ مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیشگوئیون پر یہود کے سخت اعتراض ہین جو ہم کسیطرح انکو دفع نہین کرسکتے صرف قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس کے ان کی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہین عیسائی تو ان کی خدائی کو رو تے ہین مگر یہان نبوۃ بھی انکی ثابت نہین ہوسکتی ہاے کس کے آگے یہ ماتم لے جائین کہ حضرۃ عیسٰی علیہ السلام کی تین پیشگوئیان صاف طور پر جہوٹی نکلین اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرسکے ان لوگون پر واویلا ہے جو سرے معاملہ مین سچ کو جہوٹ بنا رہے ہین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہے کبھی وہ شخص لوگون کے سامنے شرمندہ نہین ہوگا جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے مین ان نادانون کو کیا کہون اور کیونکر ان کے دل مین سچائی کی محبت ڈالدون جو نقالون کی طرح پہرتے ہین اور ٹھٹھا اور ہنسی انکا کام ہے اور مسخری ان کا شیوہ ہے صدہا نشان آفتاب کی طرح چمک رہے ہین مگر انکے نزدیک ابتک کوئی نشان ظاہر نہین ہوا مین نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر مین نے دیکھی ہے جسمین وہ درخواست کرتا ہے کہ مین اسطور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہون کہ فریقین یعنی مین اور وہ یہ دعا کرین کہ جو شخص ہم دونون مین سے جہوٹا ہے وہ سچے کی زندگی مین ہی مرجائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب طیار کرے جو ایسی ہی فصیح بلیغ ہو اور انہین مقاصد پر مشتمل ہو سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہشین دل سے ظاہر کی ہین نفاق کے طور پر نہین تو اس سے بہتر کیا ہے اور وہ اس امت پر اس تفرقہ کے زمانہ مین بہت ہی احسان کرینگے کہ مرد میدان بنکر ان دونون ذریعون سے حق و باطل کا فیصلہ کرلینگے یہ تو انہون نے اچھی تجویز نکالی اب اسپر قائم رہین تو بات ہے +

اگر ایک کذاب دنیا سے کوچ کرجائے اور باقی لوگون کو ہدایت ہوجائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کا اجر پائیگا لیکن ہم موت کے مباہلہ مین اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہین کرسکتے کیونکہ حکومت کا منشاء ایسے چیلنج سے ہے ۔۔۔ مانع ہے ہان مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفون کو منع نہین کہ ایسے چیلنج سے ہمین جواب دینے کے لئے مجبور کرین خواہ وہ مولوی ثناء اللہ ہون یا اور کوئی ایسا مولوی ہو جو مشاہیر مین سے اور اپنی جماعت مین عزۃ رکہتا ہو جس کے بارہ مین کم سے کم پچاس معزز آدمی اس کے اشتہار پر تصدیقی شہادت ثبت کردین اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کے رو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہین پس ہمین اس سے کوئی انکار نہین کہ وہ ایسا چیلنج دین بلکہ ہماری طرف سے انکو اجازت ہے کیونکہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رو سے نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھہرے اور ہم یہ بھی دعا کرتے رہین گے کہ ایسی موتون سے فریقین محفوظ رہین صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار رکھنا ہوگا اور یاد رہے کہ ہماری قتل کی پیشگوئی ایک خاص پیشگوئی تھی جو لیکھرام کے متعلق تھی اس مین خدا نے یہی ظاہر کیا تہا کہ وہ قتل کے ذریعہ سے مریگا اور ایسا ہی شائع کیا گیا اور مین خیال کرتا ہون کہ اس کے قتل کئے جانے کا بھید یہ تہا کہ اس نے سخت زبان درازی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیون کی نسبت اختیار کی اور خدا نے دیکھا کہ اس کی زبان درازی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور اس نے گالیان دینے مین کسی نبی کو باقی نہ چھوڑا پس آخر وہی زبان کی چھری متمثل ہوکر اس پر پڑی اور عظیم الشان نشان تہا اور زمین پر یہ بڑا گناہ کیا گیا کہ ایسی چمکدار پیشگوئیون سے دنیا کے لوگون نے انکار کردیا +

بعد تھوڑے دنون مین ہی میری زندگی مین ہی قبر مین داخل ہوگئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کرگئے مگر مولوی ثناء اللہ اگر چاہین تو بذات خود آزما لین ان کو غلام دستگیر سے کیا کام کیونکہ وہ خود بھی اس کے لئے مستعدی ظاہر کرتے ہین +

یہ چیلنج جو در حقیقت ایک مباہلہ کا مضمون ہے اس کو لفظ بلفظ جو نمونہ مذکورہ کے مطابق ہو لکہنا ہوگا جو اوپر مین نے لکھدیا ہے ایک لفظ کم یا زیادہ نہ کرنا ہوگا اور اگر کوئی خاص تبدیلی منظور ہو تو پرائیوٹ خطوط کے ذریعہ سے اس کا تصفیہ کرنا ہوگا اور پھر ایسے اشتہار مباہلہ پر کم سے کم پچاس معزز آدمیون کے دستخط ثبت ہونے چاہئے اور کم سے کم اس مضمون کا سات سو اشتہار ملک مین شائع ہونا چاہئے اور بیس اشتہار بذریعہ رجسٹری مجھے بھی بھیجدین +

مجھے کچھہ ضرورت نہین کہ مین مباہلہ کے لئے چیلنج کرون ان کا اپنا مباہلہ جس کے لئے انہون نے مستعدی ظاہر کی ہے میری صداقت کے لئے کافی ہے کیونکہ خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے جس کی تالیف پر تخمیناً ۲۴ سال گذر چکے ہین میرے لئے یہ نشان قائم کر رکھا ہے مین اقرار کرتا ہون کہ اگر مین اس مقابلہ مین مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہئے جو ایک لاکھہ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بیزار ہوکر الگ ہوجائین کیونکہ جب خدا نے مجھے جہوٹا قرار دیکر ہلاک کیا تو مین جہوٹے ہونے کی حالت مین کسی پیشوائی اور امامت کو نہین چاہتا بلکہ اس حالت مین ایک یہودی سے بھی بدتر ہونگا اور ہر ایک کے لیے جائے عار

پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے چیلنج کے لئے مستعد و تنگ ہون تو صرف تحریری خط کافی نہ ہوگا بلکہ ان کو چاہئے کہ ایک چہپا ہوا اشتہار اس مضمون کا شائع کرین کہ اس شخص کو (اور اس جگہ میرا نام تصریح لکہین) مین کذاب اور دجال اور کافر سمجہتا ہون اور جو کچھہ یہ شخص مسیح موعود ہونے اور صاحب الہام اور وحی ہونے کا دعوی کرتا ہے اس دعوے کا مین جہوٹا ہونا یقین رکھتا ہون اور اے خدا مین تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ اگر یہ میرا عقیدہ صحیح نہین ہے اور اگر یہ شخص فی الواقع مسیح موعود ہے اور فی الواقع عیسٰی علیہ السلام فوت ہوگئے ہین تو مجھے اس شخص کی موت سے پہلے موت دے اور اگر مین اس عقیدہ مین صادق ہون اور یہ شخص در حقیقت دجال بے ایمان کافر مرتد ہے اور حضرۃ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہین جو کسی نامعلوم وقت مین پھر آئینگے تو اس شخص کو ہلاک کرتا فتنہ اور تفرقہ دور ہو اور اسلام کو ایک دجال اور مغوی اور مضل سے ضرر نہ پہنچے آمین ثم آمین

پہلے اس سے اسی قسم کا مباہلہ کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۶، ۲۷ مین مولوی غلام دستگیر قصوری بھی کرچکے ہین اور اس

اور جو شخص ایسے چیلنج سے فتنہ کو فرو کریگا بشرطیکہ وہ صادق نکلے گا صفحۂ روزگار مین اس کا نام بڑی عزت کے ساتھ منقوش رہیگا اور جو شخص دجال بے ایمان مفتری ہوگا اس کی ہلاکت سے مقولۂ مشہورہ کی رو سے کہ خس کم جہان پاک دنیا کو راحت حاصل ہوگی اس سے زیادہ مین کیا لکہہ سکتا ہون اور اگر کوئی ضروری امر مجھ سے رہ گیا ہے جسکو اضافہ چاہتا ہے تو مجھے اطلاع دیجائے مین خوشی سے اس کو قبول کرونگا بشرطیکہ وہ بے ہودہ نہ ہو اور حیلہ اور بہانہ کی اس سے بدبو نہ آوے اور تقوی کی بنا پر ہو نہ دنیاداروں کی چالبازی کے رنگ مین اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مین چاہتا ہون کہ کسیطرح حق کہل جاوے اگرچہ مین خدا کے نشانون کو ایسا دیکھہ رہا ہون جیسا کہ کوئی آفتاب کو دیکہتا ہے اور مین خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہون

+ یہ بھی لکھدین کہ اس مقابلہ کے لئے مین پیش دستی کرتا ہون اور میری طرف سے باتمام تمام یہ چیلنج ہے ورنہ صرف بے ہودہ اور گول بیان پر توجہ نہوگی +

عام خبرین

ٹیکہ طاعون سے جو ۱۹ موتین ملک وال ضلع گجرات مین ہوئی تھین اُن کی نسبت ہم نے زبانی خبرین سنی تھین مگر اب سول ملٹری اخبار اور پانیئر اخبار کے حوالے سے اس واقع کی تصدیق ہوئی ہے کہ واقعی مین وہ لوگ ٹیکا لگانے سے ہلاک ہوئے ہین ابھی تک امر تحقیق طلب ہے کہ آیا ٹیکہ کے عرق مین کسطرح سے زہریلا مادہ پیدا ہو گیا ہو ہمارے نزدیک بھی یہ امر قابل تعجب ہے کہ اس ٹیکہ کا عمل عرصہ چار سال سے ہندوستان مین ہے مگر اس قدر خطرناک نتائج پیدا نہین ہوئے تھے یہ سنا گیا تھا کہ اس ٹیکہ سے اکثر لوگ بعض دیگر عوارض مین مبتلا ہو گئے ہین کسی کی نظر مین فرق آ گیا ہے کوئی کئی ماہ تک تپ مین مبتلا رہا ہے کسی کے قوائے رجولیت پر اس کا حسرت ناک اثر پڑا ہے وغیرہ وغیرہ مگر موت اسکے نتائج مین سے نہ سنی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخالف جو کہ اس ٹیکہ پر اس قدر نازان تھے کہ گویا انکے نزدیک ٹیکہ ایک ایسا عمل ہے جو کہ خدا تعالےٰ کا مقابلہ کرتا ہو اور اس کے ہوتے ہوئے طاعون سے نجات کے لئے تقوی طہارۃ کی کوئی ضرورت نہین ہے خدا جانے اب بھی شرمندہ ہونگے یا نہین

امیر کابل اور روس سول ملٹری گزٹ ولائتی اخبار سینٹ جیمز کے حوالے سے لکھتا ہے کہ پارلیمنٹون مین آجکل ان امور پر گفتگو مین ہوتی ہین جو کہ کابل مین واقع ہوئی ہین فروری سنہ ۱۹۰۰ء مین جب برٹش گورنمنٹ جنوبی افریقہ کے معاملات مین الجھی ہوئی تھی روس نے موقع دیکھکر گورنمنٹ برٹش سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ اپنے تعلقات براہ راست افغانستان کے ساتھ قائم رکھنا چاہتا ہے مگر برٹش گورنمنٹ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا پھر روس نے چاہا کہ وہ دوسری طاقتون سے اس معاملہ مین مدد لے مگر اس مین اسے کوئی کامیابی نہ ہوئی اس اثنا مین روس کے ایجنٹ افغانستان مین برٹش اثر کو کم کرنے کی کوشش مین مصروف تھے اور جس شخص کی معرفت یہ خبر پہونچی ہے اس کی رائے ہے کہ موجودہ تغیر جو افغانستان اور برٹش انڈین گورنمنٹ کے درمیان واقع ہوا ہے اس کا یہی باعث ہے انڈین گورنمنٹ نے بعض امور کی نسبت دوستانہ طور پر امیر کابل سے بعض تحریکات کی نسبت بدین خیال دریافت کیا تھا کہ شاید امیر صاحب نے دیدہ و دانستہ ایسی کوئی کارروائی نہین کی لیکن دوستانہ تعلقات کی وجہ سے جیسے ایک جواب کی امید کی جا سکتی تھی امیر صاحب کی طرف سے کیسا جواب آیا اس پر گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کا سالانہ وظیفہ دینے سے انکار کیا ہے نامہ نگار کی رائے ہے کہ خواہ کچھ ہی ہو گورنمنٹ ہند کبھی اس امر کو جائز نہین خیال کریگی کہ روس کے تعلقات براہ راست افغانستان کے ساتھ قائم ہون کیونکہ اس سے عمدہ نتائج پیدا نہین ہو سکتے ◆

لندن مین ۱۹ جون سے لیکر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک جو چاہ نیلام کے واسطے ہندوستان لنکا اور جاوا سے آئی ہے اس مین سے سنہ ۱۹۰۲-۳ کے واسطے ۳۷۳۷ ۶۶ گٹھے ہندوستانی چاء اور ۵۶۲۹۸۵ گٹھے لنکا کی چاء اور ۴۷۸۵۳ گٹھے جاوا کی چاء کے تھے حالانکہ سنہ ۱۹۰۱-۲ء کے لئے جو چاء آئی تھی اوس مین ۶۰۶۱۲۸ گٹھے ہندوستانی چاء ۶۵۷۵۳۰ لنکا کی چاء کے اور ۲۱ ۳۰۲ جاوا کی چاء کے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاء کا استعمال دن بدن ترقی پر ہے۔

ٹائمز آف انڈیا کا کارسپانڈنٹ سمالی لینڈ بربرا سے لکھتا ہے کہ سومالی ملا کی طرف سے ایک عجیب خط آیا ہے وہ ایک فہرست اوس سامان کی دیتا ہے جو اُس کے قبضہ مین آیا ہے اور پھر لکھتا ہے کہ اگر صلح کی خواہش ہے تو مین صلح کرنے کو طیار ہون اور اس کے شرائط درج کر دئے ہین اور اگر لڑائی چاہتے ہو تو اسکے لئے بھی طیار ہون پھر تمسخر سے لکھتا ہے کہ چونکہ کالے فوجیون کو مارتے مارتے اس کی تلوار کند ہو گئی ہے اس لئے اب گورے فوجی اسکے مقابلہ پر آنے چاہئین برٹش گورنمنٹ کے بمقام لیوی ہے ... ۹ باقاعدہ ٹرپ اور ...۱۵ سے زیادہ سومالی لیوی ہے اور ابھی ...۷ خواعددان نوجوان زنجبار سے آنے والے ہین اور قریب ۱۵۰ کے توپ خانہ ہندسے جانے والا ہے اسکے علاوہ انومین ۹ درے پونڈر کی اور لا میکسم توپین روانہ کی گئی ہین اور اس وقت وہان ۵۴ برٹش آفیسر ۱۰ میڈیکل افسر اور ۴ اعلے سپیشل اسسٹنٹ ہین اور ابھی اور فوج بھی روانہ کرنے کی تجویز ہے اس حالت مین برٹش گورنمنٹ کو کیا خطرہ ہے ملا اپنی خیر منوا ئے **لارڈ کچنر صاحب بہادر** اپنے سٹاف کے ساتھ بمبئی مین ۲۸ نومبر کو پہونچے بمبئی کے تمام عمائد اور تمام افسر ریلوے بندر پر آپکے استقبال کے واسطے جمع ہوئے تھے اسی رات لارڈ کچنر صاحب بہادر دہلی کی طرف روانہ ہوئے **والنٹیر** جو کہ دہلی دربار پر جاوینگے ان کی تنخواہ برابر ملتی رہیگی

امریکہ کے علاقہ کینیڈا سے ایک عیسائی جماعت نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے کہ اب عیسیٰ علیہ السلام آنے والے ہین اور ان کی تلاش کے واسطے وہ جماعت اپنے ملک سے نکلی وہ ایک ایسے گاؤن کے قریب پہونچے کہ وہان سخت برف باری ہونے والی تھی حکام نے بدین خیال کہ وہ برفباری سے تباہ نہ ہو جاوین ایک دستہ فوج کا ان کو واپس لانے کے واسطے روانہ کیا جیکا اون متلاشیان مسیح نے سخت مقابلہ کیا لیکن فوج آخر کار ان کو محصور کر کے لے آئی اور فی الحال وہ زیر حراست ہین

وہ اپنے خیال مین ایسے راسخ ہین کہ کہتے ہین کہ ہم جب رہا ہون گے ضرور مسیح کو تلاش کرینگے ◆

(فری تھنکر)

جرمنی مین ایک ماہر چشم نے تحقیق کی ہے کہ یورپین لیڈیان جو ایک جالی کا نقاب اپنے چہرے پر ڈالتی ہین اس سے ان کی بینائی کو نقصان پہنچتا ہے اور ایسی عورتون مین سے ۷۵ فیصدی کو یہ نقصان ہوتا ہے۔

چھ سے آٹھ سال تک کے لڑکے پانچ ہندسون کی رقم کو ۔ دس سال کے لڑکے چھ ہندسون کی رقم کو اور جوان آدمی سات ہندسون کی رقم کو یاد رکھ سکتے ہین اور اس سے حافظہ کی قوت جاذبہ کا اندازہ کیا گیا ہے ◆

یادگار دربار قیصری اور انکم ٹکس کی معافی کی درخواست

انگلشن مین کا بہنا ہو کہ جس نے گورنمنٹ ہند کو ادہر توجہ دلائی ہے کہ جشن قیصری دہلی کی یادگار مین گورنمنٹ ہند انکم ٹکس معاف کر دے اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ لارڈ کرزن بہادر اس براہ راست ٹکس کو جس کا دینا ہر شخص کو گران گذرتا ہے معاف کرتے ہین یا نہین شاید لارڈ کرزن اس فکر مین ہون گے کہ ہندوستان مین جو فوج بڑہانے کی تجویز کی گئی ہے اسکے لئے روپیہ درکار ہے ۔ اور اور ایسی ہی کئی تجاویز کے لئے روپیہ درکار ہے۔ پھر انکم ٹکس معاف نہ کیا گیا تو یہ بہت بڑا رخنہ خزانہ ہند مین کسطرح پورا ہوگا جسطرح کسی فضول خرچ آدمی کی قرض اور تکلیف سے بچنے کے لئے اُسے صرف یہی ایک مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ کفایت شعاری سے گزارہ کرو تو تم سب خرچ پورے کر کے کچھ پس اندازی بھی کر سکتے ہو یہی مشورہ گورنمنٹ ہند کے اخراجات کی بابت دیا جا سکتا ہے لیکن بالفرض اگر لارڈ موصوف اس عظیم الشان یادگار تاجپوشی قیصری پر انکم ٹکس بتمام موقوف نہ کر سکین تو کم از کم ہزار روپے سے کم آمدنی والون کو اس بوجھ سے سبکدوش کر دیا جاوے

حضور وایسرائے نے اجمیر مین تالاب آنا ساگر اور شاہجہان کی سنگ مرمر کی بارہ دری اور اڑہائی دن کا جھونپڑا مسجد بھی دیکھے اور اپنی تقریر مین ان سب مقامات کی مرمت کے متعلق فرمایا کہ ان کی مرمت جاری ہے مسجد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ گو ہم شاہجہان کی طرح اڑہائی دن مین اس کی مرمت نہین کر سکے کہ جتنی دیر مین اس نے اسے تعمیر کرایا ہے تاہم مرمت مین بھی بہت جلدی کی جاویگی

نوجوان مہاراجہ صاحب میسور کی رسم گدی نشینی کی تقریب پر رنڈیون کا ناچ بالکل نہین ہوا بہت سے والیان ریاست کم درجے کے امرا اور غریب شائقین ناچ کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے ◆

مطبع الصدیق قادیان مین باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چھپکر شائع ہوا

قحط اور طاعون کا حقیقی علاج

محتاجوں اور مریضوں کو مژدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ یٰاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اٰمِنُوۡا بِمَا نَزَّلۡنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّطۡمِسَ وُجُوۡہًا فَنَرُدَّہَا عَلٰۤی اَدۡبَارِہَاۤ اَوۡ نَلۡعَنَہُمۡ کَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ ؕ وَ کَانَ اَمۡرُ اللّٰہِ مَفۡعُوۡلًا ٭ النساء

آیت مرقومہ بالا سے عیاں ہے کہ جو لوگ سبت یعنی زمانہ امن و آرام کی قدر نہیں کرتے اُن پر خدا کی لعنت اور پھٹکار پڑا کرتی ہے۔ چونکہ ہر ایک انسان ذی عقل طبعاً یہ خواہش رکھتا ہے کہ میری روح اور جسم ہمیشہ امن و آرام میں رہے اسی لیے اس فطرتی خواہش کے پورا کرنے کے لیے جناب الٰہی نے ابتدای آفرینش سے آجتک ہمیشہ ایسے سامان پورے طور پر مہیا کیے ہیں جن سے یہ فطرتی خواہش سیر ہو جاتی ہے۔ پھر جب انسان امن و آرام کے ان حقیقی اسباب کا استعمال ترک کر دیتا ہے تو لازماً وہ دکھ اور درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اے مسلمانان ہند اگر تم قلب سلیم لیکر غور کرو تو تم پر منکشف ہو جائیگا کہ ہمارے اس زمانہ میں بھی یہ حقیقی اسباب امن و آرام کے پورے طور پر مہیا ہیں **اوّل** جسمانی آرام کے لیے جناب الٰہی نے محض اپنے فضل و کرم سے ایک ایسی محسن اور قدرشناس گورنمنٹ کا سایہ ہمارے سر پر کیا ہے کہ جس کے ظل ہمایوں میں آنے سے ہم ہر طرح کے جسمانی دکھ پہنچانیوالے چوروں۔ ڈاکوؤں۔ رہزنوں ظالموں اور سکھاشاہی کرنیوالی شریروں کے پنجۂ ظلم سے محفوظ و مامون ہیں ہماری عزت و آبرو میں اب کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ ہماری تعلیم و تہذیب کیلیے ہر ایک قسم کے علوم کے مکاتب کھولے گئے ہیں ہماری سفر و حضر کیلئے انواع و اقسام کے طرح طرح کے آرام کے وسائل ہم پہنچائے گئے۔ روزگار اور ملازمت حاصل کرنیکے لیے بیشمار محکمے کھولے گئے جنمیں انسان حسب لیاقت عہدے حاصل کرسکتا ہے یہاں تک کہ اکثر اصحاب کو اس قدرشناس اور محسن گورنمنٹ نے بڑے بڑے جلیل القدر عہدوں پر ممتاز کیا ہے۔ زمینداروں کی بہبودی کیلیے جہاں تک ممکن تھا نہریں نکالکر آبپاشی کے وسائل بہم پہنچا دیے ہیں غرض **شعر** زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ٭ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا ست ٭

تم جانتے ہو کہ ایشیا اور افریقہ میں زیادہ تر اہل اسلام ہی آباد ہیں اور جسقدر علاقے اس دولۃ عظمٰی کے تحت میں آگئے ہیں وہاں کی رعایا کو نہایت امن و امان ملا ہے۔ سرکاری علاقے کے طفیل جسقدر مختلف بلاد و امصار دیکھنے کا موقع ملا اسیقدر اس محسن گورنمنٹ کا احسان کا دل گرویدہ ہو گیا دیکھنے سے یہی نظر آتا ہے کہ بنی نوع کی ہمدردی کیلیے یہ گورنمنٹ ہر ایک طرح کوشش کر رہی ہے بمقابلہ اس کے جو علاقے دوسری حکام یورپ کے ماتحت ہیں وہاں کے ویسی ہی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ یورپ کا حال تو آپ لوگوں نے سنا ہی ہوگا کہ انہوں نے غیر اقوام کے ساتھ کیسا ذلیل سلوک کیا ہے روزانہ اپنے ملک میں دیسی ریاستوں اور سرکاری علاقوں کی رعایا کا مقابلہ کرکے دیکھلو جنمیں سے بعض اس روشنی کے زمانہ میں بھی ایسی قعر ظلمت میں پڑی ہوئی ہیں کہ اذان تک دینے کی اجازت نہیں دیتیں۔ روسیہ کے ممالک کے دائمی قحط اور متواتر بغاوتوں کے حالات تو آپ روزمرہ پڑھتے ہیں۔ وہاں رعایا حکام کی سختیوں سے کس طرح بغاوت پر مجبور ہے۔ اسکے مقابل سرکار عالیہ کے نائب عالیجناب لارڈ کرزن صاحب بہادر کی بے انتہا فیاضیوں کو دیکھو جو حال ہی میں انھوں نے بعض مساجد واگذار کرادی ہیں۔ بلکہ اپنی طرف سے ان متبرک مقاموں کو ایسے تحائف بھی عنایت کیے۔ ایسا ہی اس عہد امن میں تار۔ ڈاک۔ ریل۔ جہاز۔ مطابع کے موجود ہونے سے کسقدر آرام اور سہولتیں ہو گئی ہیں۔ وہ نادر کمیاب دینی کتابیں جنکے دیکھنے کی خواہش میں ہمارے آباؤ اجداد چل بسے اب چند روپیوں پر بازار سے ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ غرض ایسی محسن گورنمنٹ اور ایسے پرامن زمانے کے ہوتے ہوئے کہ جسمیں تمہاری دینی اور دنیاوی بہبودی کے ہر ایک طرح کے سامان موجود ہیں پھر تمہارے دلمیں یہ کمینہ خیالات بھرے ہوئے ہیں کہ ایک مہدی خونی بھی آئیگا اور کافروں کے قتل سے دین کو بڑھائیگا اور قتل اور خونریزی سے زمین کو لہولہان کر دیگا۔ حالانکہ **شعر** اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں ٭ بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں ٭

تم ان خونی مہدیوں کے حالات پڑھکر دیکھلو جو گذشتہ صدیوں میں گذرے ہیں انہوں نے بسبب ان اختلاف کے جو ذاتی اغراض پر مبنی تھے ہزارہا مسلمانوں کا خون بہا دیا اور ملت پاک کو بڑے ضعف اور نقصان پہنچائے جیسا کہ تواریخ سے عیاں ہے۔ گذشتہ واقعات اگر یاد نہوں تو اور ایک تازہ خونی مہدی کا حال سنلو جسکا نام محمد عبداللہ حسن ہے جو ملک سمالی لینڈ افریقہ مشرقی میں اٹھا ہے اس نالائق نے آجتک جسقدر نقصان جان و مال اپنی قوم سومالی کا جو مسلمان ہے کیا ہے وہ اندازہ سے باہر ہے۔ یہ شخص سنگدلی۔ بیرحمی۔ سفاکی غضب میں اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ اس مظلوم قوم سومالی کی مدد کیلیے اگر یہ گورنمنٹ عالیہ ابرِ رحمت کیطرح دقت پر نہ پہونچتی تو اس سیاہ دل کا ذبح آجتک انکا خاتمہ ہی کر رہا ہوتا۔ اس نابکار کے پنجۂ ظلم سے ان غریب مسلمانوں کو چھڑانے کیلیے اس دولۃ عظمٰی نے اخراجات کے بار گراں اٹھانیکے علاوہ بہت سے لائق برٹش افسروں کی قیمتی اور عزیز جانوں کو نظرِ ہب ڈالنے سے بھی دریغ نہیں کیا تاکہ جلد تر اس پلید طبع نفس کا خاتمہ ہو چونکہ تمنے اس فیاض گورنمنٹ کی ایسی قدر نہ کی جیسا کہ حق تھا اور خدا کے اس احسان کا شکریہ ادا کیا کہ اسنے ایک ایسا امن اور آزادی کا زمانہ دیا ہے اسلیے پھر غضب الٰہی تم پر ٹوٹ رہا ہے جسکو تم دیکھ رہے ہو۔ اندرونی افریقہ کے جنگلی بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ اس پر عدل گورنمنٹ کے زیر حفاظت ہو جائیں (جیسا کہ میجر سوین صاحب بہادر کی کتاب متعلقہ سومالی لینڈ سے ظاہر ہے) اور تم باوجود اسقدر احسانات دیکھنے کے پھر ان کمینہ خیالات سے بھرے پڑے ہو کہ کوئی سفاک آئیگا حالانکہ قرآن شریف میں صاف حکم ہے وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِہَا تمہارے ہی نفاق کے سبب گورنمنٹ کی کوششیں بھی جو تمہاری بہبودی کیلیے تھیں پورے طور پر بارآور نہیں ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں فیصلہ کر دیا ہے کہ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَ لَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ۔ چونکہ تم اس نعمت کے حصول کے بعد ناشکر ہوے اسلیے عذاب شدید کے دروازے تمپر کھولے جارہے ہیں۔ باوجودیکہ نہروں کی آبپاشی کثرت پیداوار غلہ کا موجب ہوئی پھر بھی قحط دور نہیں ہوتا اور باسقدر قواعد حفظان صحت پر عمل کرنے کا رنٹین لگانے سیگریگیشن کیمپ بنانیکے پھر بھی بیماری کی ترقی نہیں تھمی بلکہ قحط اور طاعون دونوں ترقی پر ہیں۔ **دوم** جب زمین و آسمان کے مالک نے دیکھا کہ تمہاری جسمانی ضروریات کا پہلو بسبب اس دولۃ عظمٰی کے قریب التکمیل ہو گیا ہے اور تمہاری روحانی حالت نہایت پستی میں ہے اور بسبب غفلت مجذوم ہو گئی ہے تو عین وقت پر باران بہار کیطرح تمہاری دستگیری کی اور اس صدی کے مجدد کو بسبب اس مماثلت کے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھی مسیح موعود بنا کر اور بسبب اس نسبت کے جو اسکو اپنے آقا و مولیٰ صلعم سے تھی مہدی مسعود کا خطاب دیکر آسمانی اسلحہ اور روحانی قوتوں سے مسلح کرکے بدر کامل کیطرح چودھویں صدی کے سر پر مبعوث کیا تاکہ وہ تمکو روحانی ظلمتوں سے نکالے اور وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ جیسے عظیم الشان پیشگوئی زمانی طور پر بھی پورا کر دکھائی تاکہ جو ذلتیں تغیر زمانہ سے تمپر پڑی ہیں وہ دور ہوں پھر اسکی صداقت ظاہر کرنیکے لیے اپنے پیارے نبی صلعم کی پیشگوئیوں کو جو اس اصدق الصادقین نے مسیح موعود کیلیے بطور آیت فرمائی تھیں پورا کر دیا تاکہ پاکدل مومن ان عظیم الشان پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھکر اپنے نبی کریمؐ اور اسکے ظل مسیح موعود پر تازہ ایمان لائیں جیسا کہ سورج اور چاند کا گرہن عین حدیث دارقطنی کے موافق رمضان ۱۳۱۱ھ میں پورا ہوا۔ بسبب پلیگ اور بیکاری ہو کر تذکرہ الفلاح

کیونکہ انکی تکذیب سے کتاب اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام پاک نوشتوں کو جو اپنے وقت پر پوری ہوگئے تھے جھوٹا کردیا اور اپنی شقاوت سے غیرت الٰہی کو جوش دلایا۔

کتاب اللہ اور خود جناب الٰہی کی تکذیب تم نے اسطرح کی کہ اس پاک کتاب میں اس پاک ذات نے اس اُمت مرحومہ کے لیے سلسلہ خلفا موسی کیطرح ایک سلسلہ خلافت کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ سورہ نور میں ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ .... الآخر اس وعدہ صادقہ کے مطابق ضروری تھا کہ جسطرح حضرت مسیح ابن مریم حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے مثیل موسیٰ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اس اُمت کا خلیفہ مسیح ابن مریم کے قدم پر چودھویں صدی میں ظاہر ہو۔ دوم یہ کہ کتاب اللہ نے نہایت تاکید سے متواتر جگہ اس بات کو بیان کیا ہے کہ مفتری ضرور بسبب افترا کے ہلاک ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکو اسقدر مہلت نہیں دیتا جس سے زمین میں فساد پھیلے اور صادق اور کاذب کے معیار کا کوئی پیمانہ نہ رہے جیسا کہ فرمایا فی اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۔ باوجود ان آیات بینات کے تم ایک ایسے شخص کو مفتری کہہ رہے ہو جسکو علاوہ بے انتہا نصرتوں اور تائیدوں کے نبی کریم صلعم سے بھی زیادہ مہلت دیگئی ہے اور اسطرح تم ولو تقول علینا بعض الاقاویل کی مہر کو جو نبی کریم کی صداقت پر اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے توڑ رہے ہو اب خدا کیلیے غور کرو کہ کیا تم کتاب اللہ اور اسکے نازل کرنیوالے کی تکذیب کرتے ہو یا نہیں۔ نبی کریم کی تکذیب اسطرح کیگئی کہ اس اصدق الصادقین نے فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ اب خدا کیلیے بتلاؤ کہ اگر یہ چودھویں صدی کا بدر کامل اور مجدد نہیں تو اور کون ہے اگر تمہارے زعم باطل میں کوئی نہیں ہے تو دیکھو تم کسطرح امر تعالیٰ کی تکذیب کر رہے جسکی شان میں ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ ایسا ہی کسوف خسوف والی حدیث (اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ الخ) جو دارقطنی مطبوعہ دہلی ۱۸۸ پر ہے اور رمضان ۱۳۱۱ میں پوری ہوچکی ہے نہیں ملتے ہو۔ ایسا ہی کسر صلیب اور قتل خنزیر کی پیشگوئیاں جو پوری ہوگئی ہیں انکو بھی تم نے بیقدر کیا۔

اب آؤ تمکو قحط اور طاعون کا یقینی علاج بتائیں۔ تم نے سنا ہوگا کہ اصول طبابت میں علاج کیلیے یہ پہلا اصول ہے کہ اسباب مرض کو دور کیا جاوے جسطرح قحط اور طاعون دو مرض ہیں ایسے ہی اسباب بھی دو ہی ہیں ایک اس محسن گورنمنٹ کے ساتھ منافقانہ عقیدہ رکھنا اور باوجود امن و آزادی کے جو تصور قتل اور فساد کی خواہش رکھنا اور وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا اور هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ کے خلاف کرنا۔ دوسرے خدا کے اس نور کا جو مسیح اور مہدی جیسے خطابات عالیہ سے موسوم ہوکر حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہوا ہے انکار کرنا۔ اب اصول طبابت کے مطابق علاج بھی دو ہیں ایک یہ کہ امن گورنمنٹ کے ساتھ حسن عقیدہ کو پیدا کرو اور خون انگیز خیالات دل سے دور کرکے اس خدا کی نعمت کی قدر کرو جو اُسنے ایک ایسی فراخ حوصلہ عادل اور قدر شناس گورنمنٹ دی ہے کیونکہ ؎ بود آن فرمایہ ہر گو منعم را کہ از خویش نا بدر سبے ہا اور دعا کرو کہ خدا کی نصرتیں اس گورنمنٹ کے شامل حال رہیں اور تم اسیطرح امن و آزادی سے اسکے مہد رافت میں آرام کرتے رہو۔ تم پچھلی صدی کے ابتدائی زمانہ پر غور کرکے دیکھو کہ تم کیسے آہنی تنور ہو میں تھے اور کسطرح ابر رحمت کیطرح اس گورنمنٹ نے آکر تمہیں درندوں کے منہ سے چھڑایا۔ **دوسرا علاج** یہ ہے کہ تم اس امام صادق مرسل من اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرکے اسکی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھلو تاکہ وہ تم کو ان ابدی دکھوں سے چھڑائے جو بغیر ایسے ہادیوں کی صحبت کے دور نہیں ہوسکتے۔ اسوقت خطہ زمین میں یہی ایک مرد میدان ہے جسنے اسلام۔ قرآن۔ اور نبی کریم صلعم کی عزت کو ظاہر کیا ہے اور ان دریدہ دہنوں کے موہنوں کو جو عیب گیری اور خباثت کی نجاست کھانے سے خنزیر کی طرح ہوگئے تھے بند کیا ہے اور اسکے ذریعہ حسب فرمودہ الٰہی پھر پایہ محمدیاں برمنار بلند تر محکم ہو گا۔ اسکی تائید اسقدر آسمانی نشانوں سے ہوئی ہے کہ وہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتے۔ میں تمہیں دردمندوں کی طرح نصیحت کرتا ہوں کہ تم تعصب اور آبائی خیالات اور دنیاوی عزتوں کے جھوٹے ننگ و ناموس کو دور کرکے صرف چند گھنٹے اس کی کتابوں کا مطالعہ کرو پھر تم پر حق کھل جائیگا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں بھی تمہاری طرح ظلمت میں تھا مگر اللہ تعالیٰ نے برادر محمد افضل اور ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب پر رحم فرماوے جنکے ذریعہ مجھے اس امام صادق کی ایک کتاب ہدی القرآن حصہ دوم کے دیکھنے کا اتفاق ہوا جسکے پڑھنے کے بعد ہی میں نے خدا کے فضل سے امام کی بیعت کرلی اور مجھے دوسری کتاب کے دیکھنے کی اُسوقت ضرورت نہ پڑی۔ کیونکہ اس کتاب میں اس جری اللہ نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے ایسی غیرت ظاہر کی ہے کہ جب تک کوئی فنا فی الرسول نہ ہو ہرگز نہیں دکھا سکتا۔

پس اے عزیزو میرے دو عامر امن کے ہر دو علاج تمہارے آگے پیش کیے ہیں۔ ان کو قبول کرو تا تمہارا بھلا ہو اور تم اس غضب اور لعنۃ الٰہی سے جو قحط اور طاعون کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے نجات پاؤ۔ اس علاج کے مجرب اور یقینی کے مزید اطمینان کے لیے ایک واقعہ سن لو اور عبرت پکڑو وہ یہ ہے کہ یہ لعنت اور غضب جس کے اب تم وارث ہو رہے ہو جب یہود پر نازل ہونا شروع ہوا تو اُسوقت بھی بعینہ یہی دو وجہیں تھیں۔ ایک یہ کہ باوجود اس کے کہ ہماری اس گورنمنٹ کیطرح رومن گورنمنٹ نے یہود کی بڑی عزت کی اور بڑے اختیارات اُنکو دیے اور ہر طرح اُن کی بات اُن کی عدالت میں سنی جاتی تھی اسیطرح امن و آزادی بھی ملی ہوئی تھی پھر بھی وہ نا شکرگذار قوم ایک خونی مسیح کا انتظار کر رہی تھی اور اس زعم میں تھی کہ مسیح آکر انکو پھر داؤد کی تخت پر بٹھا دے گا اور دوسرے جب مسیح علیہ السلام ہمارے آقا و مولا حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی طرح غربا کی شکل میں ظاہر ہوے اور ہمارے امام صادق کیطرح فرمایا کہ مجھے زمینی سلطنتوں سے کوئی غرض نہیں میں آسمانی بادشاہت لیکر آیا ہوں وہ تمہاری طرح ہی غیظ و غضب میں آکر حضرت مسیح کی تکفیر کرنے لگے یہانتک کہ صلیب پر لٹکا دیا جس بنا پر اُس ذات مقتدر نے اُنھیں زندہ اتار کر بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے اکٹھا کرنیکو دوسرے ممالک میں روانہ کردیا اور آخر سرینگر محلہ خان یار میں اپنی سنت قدیمہ کے مطابق كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وفات دیکر اس خاک پاک کشمیر جنت نظیر میں سلا دیا اس واقعہ پر خوب غور کرو بالکل تمہارے حالات سے ملتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ کاٹا نہیں جاتا۔ اگر تم مومن ہو تو باز آؤ اور ٹھوکر نہ کھاؤ۔

نہ ماننے والوں کا اسوقت جو انجام ہوا اُسکو جناب الٰہی نے اپنی پاک کلام میں اسطرح بیان کیا ہے فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ۔ ایسا ہی اس صادق کے انکار کا انجام ہوگا جسکو اُسنے آپ اسطرح بیان کیا ہے ؎ واللہ کہ ہمچو کشتیٔ نوحم ز کردگار ؛ بے دولت آنکہ دور بماند ز لنگرم ؛ ای آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر ؛ از باغبان بترس کہ من شاخ مثمرم۔ آخر زبان بسوخت ہا از بہر چارہ اش بخدا مہر کو نرم ہا اور دوسرے مقام پر فرمایا ؎ بگوش ہوش شنو از من اے مکفر من ؛ کہ من گواہ بریں کردگار خود بکنم ؛ از فکر تفرقہ آوہ تستی پروانہ ؛ وگرنہ گریہ بر غمگسار خود بکنم ؛ عمارت ہمہ دوناں خراب خواہم ساخت ؛ اگر ز چشم روان آبشار خود بکنم ؛ یہ اشعار مدت ہوئی بطور پیشگوئی فرمائے تھے کیونکہ اُسوقت کا نام و نشان نہ تھا مگر چونکہ مکفر تفرقہ اندازی سے باز نہ آئے اور نہ آشتی کی اسلیے گریہ بر غمگسار کا نتیجہ ظاہر ہونا شروع ہوا مگر ابھی ؎ ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ؛ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا ؛ اس لیے اپنی جانوں پر اپنی اولاد پر رحم کرو اور اس کشتی نوح یعنی بیعت پر سوار ہو جاؤ تا کہ اس طوفان آتش خیز سے نجات پاؤ۔ **والسلام**

خاکسار رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ از بربرا صومالی لینڈ مشرقی افریقہ